بفیض روحانی : مجمع الفضائل والبرکات،مظہر کمالات امام ربانی حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ نقشبندیہ کمال پور شریف یوپی

بانی ومہتمم :مؤرخ نیپال،مفسر قرآن، مفتی محمد رضا قادری نقشبندی مصباحی خلیفہ حضور شیخ العالم وسربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال

قیادت :قائد ملت نیپال حضرت مولاناالحاج سید غلام حسین مظہری مرکزی صدر علما کونسل نیپال

نیپال اردو ٹائمز

ہفت روزہ

Weekly

NEPAL URDU TIMES

ایڈیٹر:عبدالجبار علیمی

جلد نمبر (1) شمارہ نمبر (16) 17/جمادی الثانی 1446ھ - مطابق 19/دسمبر 2024ء بروز جمعرات، صفحات (9)

VOL:(1) ISSUE (16), Date: 19 December 2024/ Thursday

تیونس میں کشتی ڈوبنے سے 20 تارکین وطن ہلاک

تیونس،19 دسمبر:تیونس میں تارکین وطن کی کشتی ڈوبنے سے 20 افراد ہلاک ہوگئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق تارکین وطن کی کشتی ڈوبنے کا واقعہ تیونس کے ساحلی شہر صفاقس کے قریب پیش آیا۔ کشتی میں سوار متعدد تارکین وطن لاپتہ ہوگئے جن کی تلاش کا کام جاری ہے۔ ڈوبنے والے 5 تارکین وطن کو بچالیا گیا۔

موجودہ حکومت استحکام اور گڈ گورنس کیلئے بنائی گئی: وزیر اعظم

احمد رضا ابن عبد القادر
نیپال اردو ٹائمز

کاٹھمنڈو: زیر اعظم کے پی شرما اولی نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت ملک میں استحکام اور گڈ گورنس دینے کے لیے بنائی گئی تھی۔ بدھ کو تیرا تھم میں منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت ملک کو ترقی کی رفتار سے آگے لے جانے کے عزم کے ساتھ قائم ہوئی ہے۔ ملک کی مشکل صورتحال کو دیکھتے ہوئے یے حکومت نیپالی کانگریس بی پی این۔ یو ایم ایل، بڑی سیاسی جماعتوں، تاریخ کے ساتھ ذمہ دار سیاسی جماعتوں نے بنائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس نے ملک میں استحکام اور استحکام لانے، ملک کو گڈ گورنس دینے، ملک کو ترقی کی رفتار سے آگے بڑھانے کا عزم کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اپنے سابقہ دور حکومت میں ملک بھر میں 15 بستروں کے 396 ہسپتال بنانا شروع کیے اور اب 100 سے زائد کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ جس دن سے انہوں نے وزیر اعظم کا عہدہ چھوڑا ہے اس دن سے ملک میں ترقیاتی کاموں کی میں ترق رفتار رک گئی ہے۔ میں نے ایک وقت میں پورے ملک میں 15 بستروں کے اسپتالوں اور 396 اسپتالوں کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اس کے لیے بجٹ مختص کیا گیا۔ تقریبا 100 ہسپتال اب کام کر رہے ہیں۔ میں نے بہت سے افتتاح بھی کیے ہیں۔ جب میں چلا گیا تو ملک چلنا بند ہو گیا، جب میں نے وزارت عظمی چھوڑی تو ملک چلنا بند ہو گیا۔ میں آیا ہوں ملک پھر سے چلے گا۔ وزیر اعظم اولی نے اس بات پر زور دیا کہ ملک بھر کے تمام طلباء کو معیاری تعلیم فراہم کی جانی چاہیے۔

حکومت کو سرکاری تعطیلات کی تعداد کم کرنے کی تجاویز: ارکان پارلیمنٹ

احمد رضا ابن عبد القادر
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

کاٹھمنڈو : ارکان پارلیمنٹ نے حکومت کو عام تعطیلات کی تعداد کم کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ جمعرات کو سنگھ دربار میں ایوان نمائندگان کے تحت اسٹیٹ آرڈر اور گڈ گورنس کمیٹی کی میٹنگ میں انہوں نے حکومت کو تعطیلات کی تعداد کم کرنے کا مشورہ دیا کیونکہ نیپال میں بہت سی تعطیلات ہوتی ہیں اور لوگوں کو خدمات فراہم کرنے میں دشواری ہوتی ہے۔ لوگ ایم پی امریش کمار سنگھ نے سال میں 30 دن سے زیادہ چھٹی نہ لینے کے انتظامات کرنے کا مشورہ دیا۔ وفاقی سول سروس کی تشکیل آپریشن اور سے عوام کو بھی پریشانی ہوگی۔ ایم پی سنگھ نے کہا کہ ہر معاملے میں چھٹی دینے کا رواج بروقت نہیں چلے گا اور اس سروس کی شرائط کو ریگولیٹ کرنے کے بل پر بحث کے دوران انہوں نے کہا کہ ہر معاملے میں چھٹی دینے کا رواج بروقت نہیں چلے گا اور اس سے عوام کو بھی پریشانی ہوگی۔ ایم پی سنگھ نے کہا کہ عوامی اداروں میں وزراء کی کابینہ بنانا مناسب نہیں ہے۔ اسی طرح ایم پی شیام گھمیرے نے تجویز پیش کی کہ کھر دار تک کے لیے پرسنل پالیسی سیکٹر کی کمپنیوں سے لی جانی چاہیے اور ملازمین کو سول سروس میں صرف پانچویں درجے سے لیا جانا چاہیے۔ انہوں نے زور دیا کہ کمیٹی کو بلوں کو بر وقت آگے بڑھانے میں سنجیدہ ہونا چاہیے۔ میٹنگ میں ایم پی مادھو ساپکوٹا نے کہا

کہ انہیں صبح ساڑھے 10 بجے کمیٹی کی میٹنگ کے بارے میں مطلع کیا گیا تھا اور وہ بحث میں حصہ نہیں لیں گے کیونکہ انہوں نے تیاری نہیں کی تھی۔ انہوں نے دعوی کیا کہ اگر چہ 24 نکات پر ترامیم درج کی گئی تھیں لیکن اس پر کوئی خاطر خواہ بحث نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ شبہ ہے کہ بل میں سیاسی مداخلت ہوگی اور ہو سکتا ہے کہ یہ وقت پر پاس نہ ہو۔ کمیٹی کے چیئرمین رام ہری کھٹیواڑا نے جواب دیا کہ مسلسل میٹنگ کی وجہ سے معلومات بھیجنے میں تاخیر ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آئندہ اجلاس میں وہ وفاقی سول سروس کی تشکیل آپریشن اور سروس کی شرائط کو ریگولیٹ کرنے کے لیے بنائے گئے بل پر دیگر

اسرائیل شام پر حملوں کیلئے جھوٹے بہانے کر رہا ہے: الجولانی

نیوز ایجنسی

دمشق : شام کے ڈی فیکٹو لیڈر احمد الشعرا (ابو محمد الجولانی) نے کہا ہے کہ اسرائیل شام پر اپنے حملوں کا جواز پیش کرنے کے لیے جھوٹے بہانے کر رہا ہے لیکن وہ نئے تنازعات میں اُلجھنے میں دلچسپی نہیں رکھتے کیونکہ ملک بشار الاسد کی حکومت کے خاتمہ کے بعد تعمیرِ نو پر توجہ مرکوز کر رہا ہے۔ ابو محمد الجولانی حیات تحریر الشام (ایچ ٹی ایس) گروپ کی قیادت کرتے ہیں جس نے گذشتہ ہفتے بشار الاسد کو اقتدار سے ہٹا کر خاندان کی پانچ دہائیوں پر محیط حکومت کا خاتمہ کیا۔ برطانوی خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق بشار الاسد کی حکومت ختم ہونے کے بعد اسرائیل شام کے اندر ایک غیر فوجی زون میں چلا گیا ہے جسے 1973 کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد بنایا گیا تھا، بشمول سٹریٹجک پہاڑ ہرمون کا شامی حصہ، جہاں اس نے ایک شامی فوجی چوکی پر قبضہ کر لیا۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ وہ وہاں رکنے کا ارادہ نہیں رکھتا اور شام کی سرزمین میں دراندازی کو سرحدی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے ایک محدود اور عارضی اقدام قرار دیتا ہے۔ اس نے شام کے سٹریٹجک ہتھیاروں کے ذخیرے پر بھی سینکڑوں حملے کیے ہیں۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور اردن سمیت کئی عرب ممالک نے اسرائیل کی جانب سے گولان کی پہاڑیوں کے ساتھ بفر زون پر قبضے کی مذمت کی ہے۔ ابو محمد الجولانیئے حزب اختلاف کے ایک حامی چینل شام ٹی وی کی ویب سائٹ پر شائع ہونے والے ایک انٹرویو میں کہا کہ 'اسرائیلی دلائل کمزور ہو چکے ہیں اور اب ان کی حالیہ خلاف ورزیوں کا جواز نہیں بنتا۔ اسرائیلیوں نے واضح طور پر شام میں حدود کو عبور کیا ہے، جس سے خطے میں غیر ضروری طور پر کشیدگی بڑھنے کا خطرہ ہے۔"برسوں کے تنازعات اور جنگ کے بعد شام کی جنگ زدہ حالت نئے تصادم کی اجازت نہیں دیتی۔ اس مرحلے پر ترجیح تعمیر نو اور استحکام ہے، ایسے تنازعات میں نہ الجھیں جو مزید تباہی کا باعث بنیں۔'انہوں نے یہ بھی کہا کہ سلامتی اور استحکام کو یقینی بنانے کا واحد راستہ سفارتی حل ہے اور یہ کہ 'فوجی مہم جوئی' نہیں چاہتے۔ روس کی فوجی مداخلت نے تقریباً ایک دہائی قبل بشار الاسد کے حق میں توازن قائم کرنے میں مدد کی تھی اور اس نے اس ہفتے کے شروع میں معزول رہنما کو پناہ دی تھی، اس کے بارے میں ابو محمد الجولانی نے کہا کہ شام کے ساتھ اس کے تعلقات کو مشترکہ مفادات کے لیے ہونا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'موجودہ مرحلے میں بین الاقوامی تعلقات کو محتاط طریقے سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔

سراقہ رضوی

ہفتے روزہ
نیپال اردو ٹائمز
زیر اہتمام
علماء کونسل نیپال

شامی شہریوں کے جشنِ آزادی کے دوران اسرائیلی بمباری

دمشق: اسرائیل نے شام کے دارالحکومت دمشق میں اہم سیکیورٹی اہداف پر اس وقت بم باری کی جب شامی باشندے گزشتہ شب آزادی کا جشن منا رہے تھے۔ عرب میڈیا رپورٹس کے مطابق اسرائیلی فضائی حملوں میں شامی فوج کے چوتھی ڈویژن ہیڈ کوارٹر اور

ریڈار بٹالین کو نشانہ بنایا گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق گزشتہ شب ہزاروں شامی باشندے دارالحکومت دمشق، دیگر قصبوں اور شہروں کی سڑکوں پر نکل کر بشار الاسد کی حکمرانی کے خاتمے کا جشن منا رہے تھے کہ اسرائیلی فضائی حملوں سے علاقہ میں خوف و ہراس پھیل گیا۔

برطانیہ میں موبائل فون چھیننے کی وارداتوں میں اضافہ

لندن: برطانیہ میں ریلوے اسٹیشن اور ٹرینوں میں موبائل فون چھینے جانے کی وارداتیں بڑھ گئی ہیں۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق چور ٹرینوں میں سوار ہوتے شخص کے ہاتھ سے اس وقت موبائل چھین کر فرار ہو جاتے ہیں جب ٹرین چلنے سے کچھ لمحے پہلے دروازے بند ہوتے ہیں۔ چند ایک واقعات میں چھینے گئے موبائل فون کے متاثرین کے بینک اکاؤنٹ سے رقم بھی نکالی گئی۔ مقامی پولیس نے شہریوں کو ریلوے اسٹیشن پر محتاط رہنیکا مشورہ دیا ہے۔ برٹش ٹرانسپورٹ پولیس کا کہنا ہیکہ وہ اس حوالے سے ملنے والی مختلف شکایات کا جائزہ لے رہی ہے اور تحقیقات کر رہی ہے۔ اسرائیلی حملہ کا خدشہ، ایران کی اپنے نئے خفیہ بحری جہاز کی تعیناتی تہران: اسرائیل کے ساتھ کشیدگی کے دوران ایران نے اپنا پراسرار طیارہ بردار بحری جہاز شاہد باقری سمندر میں اتار دیا جس کی سیٹلائٹ تصاویر نے اسرائیل پر خوف طاری کر دیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ایرانی بحری جہاز خلیج فارس میں ایرانی بحری بندرگاہ عباس کے ساحل پر دیکھا گیا۔

صدر جمہوریہ نیپال پوڈیل نے 5 ممالک کیلئے سفیر مقرر کئے

کاٹھمنڈو: نیپال کے صدر جمہوریہ رام چندر پوڈیل نے پانچ مختلف ممالک کے لیے سفیر مقرر کیے ہیں۔ اس بات کی اطلاع صدر کے دفتر نے دی ہے اور کہا کہ پانچ افراد کو سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ صدر کے دفتر کی ترجمان شلیجا ریگمی بھرائی نے بتایا کہ صدر پوڈیل نے وزراء کی کونسل کی سفارش پر پانچ اشخاص کو سفیر مقرر کیا ہے۔ صدر پوڈیل نے جنوبی کوریا کے لیے شیوما یا تمہاہنگفے، پرتگال کے لیے پرکاش منی پوڈیل، پرتگال کے لیے سیو المسال اور جنوبی افریقہ کے لیے پروفیسر کپیل مین شریستھا کو مقرر کیا ہے۔ ایک آئینی شق ہے کہ وزراء کی کونسل کی سفارش پر پارلیمانی سماعت کمیٹی کے ذریعے نام کی منظوری کے بعد صدر سفیر کا مقرر کرتا ہے۔

احمد رضا ابن عبد القادر
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

گجرات میں سومناتھ قومی شاہراہ پر حادثہ،6 افراد ہلاک،20 زخمی

بھاو نگر / احمد آباد، 17 دسمبر (ہ س)۔ گجرات کے سومناتھ قومی شاہراہ پر بھاو نگر ضلع کے تراپج کے قریب آج صبح ایک سڑک حادثے میں چھ افراد ہلاک اور 20 سے زیادہ زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو اسپتال لے جایا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ تراپج کے قریب ہائی وے پر ایک ڈمپر میں خرابی پیدا ہو گئی۔ تو ڈرائیور نے اسے سڑک کے کنارے کھڑا کر دیا۔ اسی دوران سورت سے راجولہ جا رہی اپیل ٹریولس کی ایک پرائیویٹ بس ڈمپر کے پچھلے حصے سے ٹکرا گئی۔ عینی شاہدین نے پولیس اور 108 کو اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس ٹیم اور ایمبولینس موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے بتایا کہ اس حادثے میں چھ افراد کی موت ہو گئی۔ 20 سے زائد زخمی۔ حادثہ اتنا خوفناک تھا کہ پرائیویٹ بس کا آدھا حصہ مڑ گیا۔ زخمیوں میں سے کچھ کو تلجا اسپتال اور کچھ کو بھاو نگر اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔

شام میں دوبارہ اپنا سفارت خانہ کھولنے کی تیاری کے لیے قطری وفد کی آمد: رپورٹ

دوحہ /ماسکو: قطری وزارت خارجہ کے ترجمان ماجد الانصاری کے حوالے سے قطری خبر رساں ایجنسی کیو این اے نے خبر دی ہے کہ قطری سفارت کاروں کا ایک وفد دمشق میں قطری سفارت خانہ کھولنے کی تیاریاں مکمل کرنے کے لیے شام پہنچ گیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ شام میں عبوری حکومت کے ساتھ ملاقاتوں کے دوران وفد نے کہا کہ قطر امن، سلامتی، ترقی اور خوشحالی کے حصول میں برادر شامی عوام کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ قطری وفد نے شامی فریق کے ساتھ شام کو انسانی امداد کی فراہمی کے حجم میں ممکنہ اضافے پر تبادلہ خیال کیا۔ ایجنسی کے مطابق، سفارت خانہ منگل کے روز دوبارہ کھلے گا، خلیفہ عبداللہ المحمود آل شریف ناظم الامور ہوں گے۔ قبل ازیں، ماجد الانصاری نے اطلاع دی تھی کہ امارات بھی جلد ہی شام میں اپنا سفارت خانہ دوبارہ کھولے گا، جو سابق صدر بشار اسد کی پالیسیوں کو مسترد کرنے کی وجہ سے 2011 سے بند کر دیا گیا تھا۔ جمعہ کے روز، ایک قطری سرکاری اہلکار نے اسپوتنک کو بتایا تھا کہ اعلیٰ سطحی قطری وفد جلد ہی شام کا سفر کرے گا تاکہ موجودہ عبوری حکومت کے ساتھ دمشق میں قطری سفارتی مشن کی بحالی اور شام میں انسانی امداد بھیجنے کے بارے میں بات چیت کرے۔ شام کی مسلح اپوزیشن نے 8 دسمبر کو شام کے دارالحکومت دمشق پر قبضہ کر لیا تھا۔ روسی حکام نے بتایا کہ اسد شامی تنازعے کے فریقوں کے ساتھ مذاکرات کے بعد صدر کے عہدے سے دستبردار ہو گئے اور شام سے روس چلے گئے، جہاں انہیں سیاسی پناہ دی گئی ہے۔

فوج کے بھرتی کے عمل میں مسلم کمیونٹی کو کیا نظر انداز، مسلم کمیونٹی اور علماء کی شمولیت سے گریز غیر منصفانہ اقدام:

احمد رضا ابن عبد القادر
(نیپال اردو ٹائمز کاٹھمانڈو)

نیپالی فوج نے مختلف تکنیکی اور خدماتی شعبوں میں 301 عہدوں کے لیے بھرتی کا اعلان کیا ہے، جن میں نرس، مکینکس، پنڈت، ویٹرنری، اور ویڈیو ایڈیٹنگ جیسے شعبے شامل ہیں۔ درخواستیں 13 دسمبر سے 11 جنوری تک مرکزی بھرتی و انتساب ڈائریکٹوریٹ سویامبھو میں جمع کروائی جا سکتی ہیں۔ تاہم، بھرتی کے اس عمل میں مسلم کمیونٹی اور علماء کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا ہے۔ نہ تو مسلم علماء کو شامل کیا گیا اور نہ ہی کسی اور شعبے میں مسلم افراد کی نمائندگی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس ہندو مذہبی شخصیات جیسے پنڈتوں کو اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے، جس سے ایک مذہب کو فوقیت دی جا رہی ہے۔ یہ فیصلہ نیپال جیسے سیکولر ملک کے آئینی اور ج جمہوری اصولوں کے خلاف ہے۔ مذہبی توازن اور مساوی مواقع کی فراہمی ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ مسلم کمیونٹی اور علما کو نظر انداز کرنا قومی اتحاد اور یکجہتی کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس بھرتی کے عمل پر فوری نظر ثانی کی جائے اور تمام مذاہب کے لوگوں کو مساوی مواقع فراہم کیے جائیں۔ فوج کے بھرتی کے عمل میں مسلم کمیونٹی کو نظر انداز کرنا نہ صرف تعصب کا مظہر ہے بلکہ یہ جمہوری ملک کے جمہوری اصولوں کے ساتھ بے

اعتنائی کے مترادف ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس عمل کو فوری طور پر شفاف اور سب کے لیے مساوی بنائے۔ مسلم برادری کی شمولیت کو یقینی بنانا نیپال کی اجتماعی ترقی کے لیے ضروری ہے۔

مسلم کمیونٹی کے رہنماؤں نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ اس ناانصافی کو ختم کرے اور مساوات وانصاف پر مبنی نظام نافذ کرے۔ عوامی اور قانونی سطح پر احتجاج کی توقع کی جا رہی ہے تا کہ قومی ہم آہنگی کو برقرار رکھا جاسکے۔ یہ بات پوری طرح واضح رہے کہ فوج کے بھرتی عمل میں مذہبی توازن، شفافیت اور سب کے لیے مساوی مواقع فراہم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

مسلم آیوگ کے ذمے داران سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو دیانتداری اور سنجیدگی سے نبھائیں، اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ مسلم کمیونٹی اور علماء حضرات کو ان کے حقوق سے محروم نہ رکھا جائے۔ یہ تشویشناک ہے کہ حالیہ اقدامات میں ان طبقات کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب عوام کا صبر ختم ہوتا ہے تو نتائج اچھے نہیں نکلتے ہیں۔ براہ کرم اصلاحات پر توجہ دیں اور عوام کی توقعات پر پورا اتریں۔

کرغزستان کے وزیر اعظم کو عہدے سے ہٹا دیا گیا

بشکیک: کرغزستان کے صدر نے وزیر اعظم عقیل بیگ جعفروف کو عہدے سے برطرف کر دیا۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق کرغزستان کے صدر دفتر سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم کو ایک اور عہدے پر تعیناتی کے لیے برطرف کر دیا گیا۔ تاہم حکم

نامے میں یہ نہیں بتایا گیا کہ 2021 سے وزیراعظم کے فرائض انجام دینے والے عقیل بیگ جعفروف کو اب کون سا نیا عہدہ دیا جائے گا۔ البتہ صدارتی بیان میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم عقیل بیگ جعفروف کی برطرفی کے بعد اس عہدے کو فرسٹ ڈپٹی پرائم منسٹر کے عہدے پر کام کرنے والے عادل بیگ سنبھالیں گے۔ یاد رہے کہ قبل ازیں یہ خبریں زیر گردش تھیں کہ وزیر اعظم عقیل بیگ نے نامعلوم وجوہات کی بنا پر اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اپنی آزادی کے سال 1991 سے تاحال کرغزستان سیاسی عدم استحکام اور حکومتی بحران کا شکار ہے۔

کناڈا کی وزیر خزانہ کرسٹیا فری لینڈ نے ٹروڈو حکومت سے دیا استعفیٰ

کناڈا کی نائب وزیر اعظم اور وزیر خزانہ کرسٹیا فری لینڈ نے پیر کو اچانک استعفیٰ دے دیا۔ استعفیٰ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ وہ اب وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو سے کناڈا کے لیے بہترین راستے کے بارے میں متفق نہیں ہیں۔

فری لینڈ پارلیمنٹ میں معاشی زوال کے اعداد و شمار پیش کرنے والی تھی۔ اس سے چند گھنٹے قبل ہی انہوں نے یہ عہدہ چھوڑ دیا۔ دستاویز میں بڑے پیمانے پر یہ ظاہر کرنے کی توقع کی جارہی تھی کہ حکومت نے 2023-24 کا بجٹ خسارے کی منصوبہ بندی سے کہیں زیادہ بڑا کر لیا ہے۔

فری لینڈ نے ٹروڈو کو ایک خط لکھا جسے انہوں نے انسٹاگرام پر پوسٹ کیا۔ اس میں انہوں نے کہا، 'پچھلے کئی ہفتوں سے، آپ اور میں اس بات پر اختلاف کر رہے ہیں کہ کناڈا کو آگے کہاں لے جانا ہے۔' فری لینڈ، جسے کابینہ میں ٹروڈو کے قریبی اتحادیوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔

کینیڈین میڈیا رپورٹس کے مطابق فری لینڈ اور ٹروڈو کے درمیان ٹیکس میں عارضی چھوٹ اور اخراجات کے دیگر اقدامات کی حکومتی تجویز پر تنازعہ پیدا ہو گیا تھا۔ فری لینڈ نے ٹروڈو کو لکھے گئے خط میں کہا، "جمعہ کو، آپ نے مجھے بتایا کہ آپ مجھے وزیر خزانہ کے طور پر نہیں چاہتے اور آپ نے مجھے کابینہ میں ایک اور عہدے کی پیشکش کی۔" انہوں نے کہا، 'غور کرنے پر، میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ میرے لیے واحد ایماندارانہ اور قابل عمل کابینہ سے استعفیٰ دینا ہے۔' ٹروڈو کے دفتر سے فوری طور پر کوئی رد عمل سامنے نہیں آیا ہے۔

ان کی جگہ، بینک آف کناڈا کے سابق گورنر مارک کارنی، جو پہلے ہی ٹروڈو کے اقتصادی مشیر کے طور پر کام کر رہے ہیں، ممکنہ طور پر ملک کے اگلے وزیر خزانہ ہو سکتے ہیں۔ تاہم، کارنی پارلیمنٹ کے رکن نہیں ہیں اور روایت کے مطابق انہیں منتخب ہاؤس آف کامنز میں ایک نشست کے لیے انتخاب لڑنا پڑے گا۔

امریکہ کے اسکول میں زبردست فائرنگ، ٹیچر سمیت 5 افراد کی موت، شوٹر بھی ہلاک

امریکہ میں گن کلچر کا خمیازہ مسلسل لوگوں کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ یہاں آئے دن گولی باری کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں جس میں لوگوں کی جانیں جاتی ہیں۔ ایسا ہی ایک معاملہ اب وِسکانسن میں بھی پیش آیا ہے۔ یہاں اسکول میں گولی باری کے ایک واقعہ میں 5 لوگوں کی موت ہو گئی ہے جبکہ 6 زخمی ہوئے ہیں۔ بتایا جارہا ہے کہ زخمیوں میں کچھ کی حالت سنگین بنی ہوئی ہے، جس کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

پیر کو ہوئی اس واردات میں ایک نوجوان طالب علم نے وسکانسن کے میڈیسن میں ابینڈینٹ لائف کرسچین اسکول میں گولی باری کے واقعہ کو انجام دیا، جس میں ایک ٹیچر سمیت 5 لوگوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔ گولی باری کے واقعہ کے بعد موقع پر پہنچی پولیس نے بتایا کہ گولی چلانے والا بھی مارا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق حملہ آور اسکول کا ہی طالب علم تھا، جسے ایک دیگر طالب علم نے مار گرایا۔ اس پرائیویٹ اسکول میں تقریباً 400 طلباء پڑھتے ہیں۔

میڈیسن پولیس سربراہ شان بارنس کے مطابق طالب علم نے اسکول میں گولیاں کیوں چلائیں، اس کے بارے میں ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس گولی باری میں 5 لوگ مارے گئے ہیں جس میں مبینہ شوٹر بھی شامل تھا۔ حملے میں زخمی ہوئے لوگوں کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے جہاں کچھ لوگوں کی حالت سنگین بتائی جا رہی ہے۔ فی الحال معاملے کی جانچ کی جارہی ہے۔

امریکہ میں حالیہ دنوں میں اسکولوں میں گولی باری کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے جس سے لوگوں میں تشویش کا ماحول ہے اور کسی نہ کسی وقت اس طرح کی واردات ہونے کا خدشہ بنا رہتا ہے۔ امریکی حکومتیں مسلسل ہو رہے اس طرح کے واقعات کو روکنے میں ابھی تک پوری طرح ناکام ثابت ہوئی ہیں۔

گولان میں اسرائیلی پیش قدمی، عرب ممالک کا احتجاج

ابو ظہبی، 16 دسمبر (یو این آئی) عرب ممالک نے مقبوضہ گولان کی پہاڑیوں میں بستیوں کی توسیع کے اسرائیلی حکومت کے فیصلے کی مذمت کی ہے۔ متحدہ عرب امارات نے زور دے کر کہا ہے کہ تل ابیب حکومت کے گولان کی پہاڑیوں میں بستیوں کی توسیع کے فیصلے سے خطے میں کشیدگی بڑھے گی۔ متحدہ عرب امارات کی وزارت خارجہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ بستیوں کی توسیع کا فیصلہ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ...

دہلی میں کار نے کئی لوگوں کو ٹکر ماری، ٹائر کے نیچے بچہ پھنسا

دہلی میں کار نے کئی لوگوں کو ٹکر ماری، ٹائر کے نیچے بچہ پھنسا دہلی کے آدرش نگر میں سڑک حادثے کا ایک سی سی ٹی وی ویڈیو منظر عام پر آیا ہے جسے دیکھ کر سب حیران رہ جائیں گے۔ دراصل ایک دکان کے پاس چار پانچ لوگ کھڑے ہو کر باتیں کر رہے تھے۔ اسی دوران سامنے سے ایک تیز رفتار سینٹرو کار آئی اور پاس ہی کھڑی بائک کو ٹکر مارنے کے بعد وہاں کھڑے چار پانچ لوگوں کو بھی ٹکر ماری۔

کار کی اس زوردار ٹکر سے کئی لوگ چھلانگ لگا کر دور جا گرے اور اس کے بعد گاڑی بھی وہیں رک گئی۔ حادثے کی سی سی ٹی وی فوٹیج میں دیکھا جا سکتا ہے کہ کس طرح ایک معصوم بچہ بھی گاڑی کی زد میں آکر ٹائر کے نیچے پھنس گیا۔ گاڑی کی زد میں آنے والے افراد میں سے ایک نے گاڑی کا پہیہ اٹھا کر بچے کو باہر نکالنے کی کوشش کی۔

اسی دوران دوسری طرف سے بچے کی ماں بھی بھاگتی ہوئی آئی اور اسے بچانے کی کوشش کی اور روتے ہوئے کہا کہ میرا بچہ مارا گیا ہے۔ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ وہاں موجود لوگوں نے گاڑی کو اٹھا کر بچے کو باہر نکالا اور اس کے ساتھ اسپتال کی طرف بھاگے۔ رپورٹ کے مطابق بچہ شدید زخمی ہوا ہے۔ حادثے کے بعد لوگوں نے کار ڈرائیور پر اپنا غصہ نکالا اور گالی گلوچ کی۔ اس حادثہ نے پورے آدرش نگر علاقہ میں ہلچل مچا دی ہے۔

فلسطین لکھا ہوا بیاگ لے کر پرینکا گاندھی پارلیمنٹ پہنچیں

نئی دہلی: کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی کی ایک تصویر سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہے جس میں وہ اپنے ہاتھ میں 'فلسطین' لکھا ایک بیگ لیے پارلیمنٹ میں داخل ہوتی ہوئی دیکھی جا سکتی ہیں۔ اس بیاگ پر امن کی علامت سفید کبوتر اور تربوز کا سرخ ٹکڑا بھی بنا ہوا ہے جو فلسطین کے تئیں ان کی حمایت کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے۔

پرینکا گاندھی نے اس بی گ کے ذریعہ ایک واضح پیغام دیا ہے کہ وہ فلسطین کے حق میں ہیں۔ پرینکا گاندھی نے حال ہی میں ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں فلسطین کے حمایت میں بات کی تھی۔ قبل ازیں انہوں نے 2024 کے نئے سال کی ابتدا پر فلسطین کے عوام کے ساتھ یکجہتی ظاہر کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر ایک پیغام شیئر کیا، جس میں انہوں نے فلسطینی عوام کے ساتھ ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔

سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹویٹر انہوں نے لکھا تھا کہ نئے سال کی آمد پر ہمیں غزہ میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو یاد کرنا چاہیے جو دنیا کی سب سے زیادہ ظالمانہ اور غیر انسانی حملوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ جب دنیا بھر میں بچے جشن مناتے ہیں، تب غزہ میں فلسطینی بچوں کی بے دردی سے جان لی جارہی ہے اور دنیا کے رہنما اس ظلم کو خاموشی سے دیکھتے ہیں۔

یہ کوئی پہلی بار نہیں ہے جب پرینکا گاندھی نے فلسطین کی حمایت کی ہو۔ اس سے قبل بھی وہ متعدد مواقع پر فلسطین کے حق میں آواز اٹھا چکی ہیں۔ انہوں نے حکومت ہند سے مطالبہ کیا تھا کہ فلسطین کے ساتھ کھڑے ہوں اور ان کی حمایت کریں۔ اس سے قبل پرینکا گاندھی نے فلسطین کے سفیر سے ملاقات بھی کی تھی اور غزہ میں اسرائیلی فوج کی کارروائیوں کی مذمت کی تھی۔

حکمران جماعت بی جے پی کے قائدین نے پرینکا گاندھی کے اس عمل پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ لوگ ایسی حرکتیں خبروں میں رہنے کے لیے کرتے ہیں۔ بیشتر لوگ ان کی حمایت کر رہے ہیں جبکہ کچھ افراد ان کے موقف پر تنقید بھی کر رہے ہیں۔

شام کی جہنم نما جیلوں کی کہانی، قیدیوں کی زبانی

انقرہ: مہمت ارترک آخر کار ترکیہ میں اپنے گھر پہنچ چکے ہیں، لیکن وہ اپنی بیوی کی بنائی ہوئی روٹی نہیں کھا سکتے کیونکہ شام میں 20 سال قید کے بعد ان کے آدھے دانت گر گئے اور باقی آدھے گرنے کا خطرہ ہے۔ انہوں نے ہاتھ سے منہ کی طرف مکے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ 'تشدد در تشدد تھا۔' انہیں دمشق کی ایک بدنام زمانہ جیل میں رکھا گیا جسے فلسطین برانچ کہا جاتا تھا۔ فرانسیسی نیوز ایجنسی اے ایف پی کے مطابق 2004 میں‌ا سمگلنگ کے الزام میں گرفتار ہونے والے مہمت ارترک بالآخر پیر کی شام کو اپنے گھر میگاراک پہنچے جو شام کی سرحد سے تقریباً 10 منٹ کے فاصلے پر زیتون کے درختوں سے بنی ایک گھومتی ہوئی سڑک کے اوپر واقع ایک گاؤں میں ہے۔ 53 سالہ مہمت نے رہائی کی رات گولیوں کی آوازیں سنیں اور نماز پڑھنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ 'میرے خاندان نے سوچا کہ میں مر گیا ہوں، ہمیں نہیں معلوم تھا کہ باہر کیا ہو رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ میں ختم ہو گیا ہوں۔' پھر انہوں نے زور دار ہتھوڑے کی آوازیں

سنیں اور چند ہی منٹوں میں بشار الاسد کو اقتدار سے ہٹانے والے جنگجوؤں نے جیل کے دروازے کھول دیے۔ ان کی اہلیہ ہیٹیس نے کہا کہ 'ہم نے اسے 11 برسوں سے نہیں دیکھا تھا۔ ہمیں کوئی امید نہیں تھی۔' 15 سال کی سزا سنائے جانے کے بعد جیل حکام نے چار بچوں کے باپ کو سفاک محافظوں کے رحم و کرم پر ایک زیر زمین تہہ خانے میں چھوڑ دیا۔ انہوں نے کہا کہ 'جب ہماری کلائیوں پر ہتھوڑے مارے جائیں گے تو ہماری ہڈیاں جوڑوں سے باہر نکل جائیں گی۔" انہوں نے ایک قیدی کی گردن کے نیچے کھولتا ہوا پانی بھی انڈیل دیا

فرانسیسی جزیرہ مایوٹ میں طوفان، سینکڑوں ہلاکتوں کا خدشہ

پیرس: فرانس کے ایک سینئر مقامی اہلکار کا کہنا ہے کہ تباہ کن طوفان میں سینکڑوں یا ممکنہ طور پر ہزاروں افراد ہلاک ہو سکتے ہیں۔ فرانسیسی حکومت نے متنبہ کیا ہے کہ فی الوقت درست اعداد و شمار کا تعین ممکن نہیں۔ فرانس کے بحر ہند کے علاقے میں واقع جزیرے مایوٹ میں آنے والے طاقتور طوفان نے جو تباہی مچائی، اس سے مایوٹ کے سمندر پار فرانسیسی خطے میں سینکڑوں افراد کی ہلاکت کا خدشہ ہے۔ سائیکلون شیڈو کے دوران اس علاقے میں 225 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلیں، جن سے وہاں بیشتر بستیاں زمین بوس ہو گئیں۔ اس سے عارضی پناہ گاہوں میں رہنے والے غریب انسان خاص طور پر متاثر ہوئے۔ فرانس سے آنے والی کمک سمیت امدادی کارکن ملبے کے نیچے دبے زندہ افراد کو تلاش کرنے کی کوششوں میں لگے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق طوفان سے بنیادی ڈھانچے کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا ہے اور بجلی کے کھمبوں کے گرنے اور ٹوٹی سڑکوں کے سبب ہنگامی کارروائیوں میں شدید رکاوٹوں کا سامنا ہے۔ فرانس کے ایک سینئر اہلکار فرانسوا بیبیوِل نے مقامی میڈیا کو بتایا کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد "میرے خیال میں یقینی طور پر کئی سو تک ہو گی، شاید ہم ایک ہزار تک کہہ سکتے ہیں، یا اس سے بھی زیادہ، یہ کئی ہزار تک بھی پہنچ سکتی ہے۔" ادھر فرانسیسی وزارت داخلہ نے یہ کہتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ فی الوقت "تمام متاثرین سے متعلق اعداد و شمار جمع کرنا مشکل ہے۔" سائیکلون شیڈو ہفتے کے روز مایوٹ سے ٹکرایا تھا۔ مقامی محکمہ موسمیات نے بتایا کہ گزشتہ 90 سالوں میں یہ بحر ہند کے جزیرے مڈغاسکر سے ٹکرانے والا سب سے طاقتور طوفان تھا۔ فرانس کی نئی حکومت نے ہفتے کے روز ایک ہنگامی اجلاس منعقد کیا اور 200 سے زائد امدادی کارکنوں اور فائر فائٹرز کو اس سمندر پار جزیرے کی طرف روانہ کیا۔ مایوٹ تین لاکھ 20 ہزار افراد کی آبادی پر مشتمل ہے اور اطلاعات ہیں کہ اس آبادی میں سے کچھ کو خوراک، پانی اور رہائش کی شدید قلت کا سامنا ہے۔

مصر: شامیوں کے قیام کے اجازت ناموں کی تجدید کے لیے نئی شرط عائد

قاہرہ نیوز ایجنسی

شام میں حالیہ پیش رفت اور سابق صدر بشار الاسد کی حکومت گرنے کے بعد مصر نے اپنی سرزمین پر شامیوں کے قیام کی تجدیدی شرائط پر دوبارہ سے غور شروع کر دیا ہے۔ یہ شامی ماضی میں فرار ہو کر مصر آ گئے تھے۔ مصری سیکورٹی ذرائع نے ملک میں موجود شامیوں کے قیام کے اجازت ناموں (اقامہ) کا جائزہ لینا شروع کر دیا ہے اور اگلے نوٹفکیشن تک اقاموں کی تجدید روک دی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ کسی بھی اقامے کی تجدید کے لیے سیکورٹی منظوری بنیادی شرط ہو گئی ہے۔ ان اقدامات کا اعلان گذشتہ روز ایک سرکاری پوسٹ میں کیا گیا ہے۔ ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ اب تک کی فہرست کی جانچ کے بعد سیکورٹی اداروں نے کئی شامیوں کا تعین کیا ہے جن کو سیکورٹی وجوہات کی بنا پر ملک سے بے دخل کر دیا جائے گا۔ اسی طرح نجی حیثیت سے مالی رقوم کی منتقلی پر پابندیاں عائد کی جائیں گی تاکہ ان رقوم کو ایسے مشتبہ امور میں استعمال نہ کیا جا سکے جو قومی سلامتی کے لیے نقصان دہ ہوں۔ اسی طرح شامیوں کی جانب سے مصر میں ریسٹورنٹ یا کمپنی کھولنے یا کوئی بھی نجی کاروبار شروع کرنے کے لیے پیشگی سیکورٹی منظوری درکار ہو گی۔ یہ اقدام پہلی مرتبہ نافذ کیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ 2011 میں خانہ جنگی چھڑنے کے بعد سے تقریباً 15 لاکھ شامی مصر میں مقیم ہیں۔ یہ اعداد و شمار بین الاقوامی تنظیم برائے ہجرت کی ایک سابقہ رپورٹ کے مطابق ہیں۔ شجر الدین علیمی

حلف برداری سے قبل ٹرمپ کو عدالت سے شدید جھٹکا، سزا منسوخ کرنے کی عرضی خارج

(نیویارک ایجنسی)

امریکہ کے نومنتخب صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو حلف لینے سے پہلے شدید جھٹکا لگا ہے۔ پیر کو امریکی جج نے 'ہش منی' معاملے میں ان کی سزا منسوخ کرنے کی عرضی کو خارج کر دیا ہے۔ اس فیصلے کے مطابق ٹرمپ کو سیکس اسکینڈل کو چھپانے کے لیے ریکارڈ میں ہیرا پھیری کرنے کے لیے قصوروار ٹھہرایا گیا ہے۔ جج نے ہونے والے صدر کی اس دلیل کو خارج کر دیا کہ حال ہی میں سپریم کورٹ نے ایک فیصلے کو منسوخ کر دیا ہے۔

سزا کو منسوخ کرنے کی عرضی میں ٹرمپ کے وکیلوں نے دلیل دی تھی کہ ان کے صدر کی حکومت کے دوران اس معاملے کو التوا میں رکھنے سے ٹرمپ کے کام کرنے کی صلاحیت میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔ غور طلب ہے کہ خفیہ دولت معاملے میں ٹرمپ کو 26 نومبر کو سزا سنائی جانی تھی۔ حالانکہ 5 نومبر کو ہوئے انتخابات میں ٹرمپ کی جیت کے بعد جسٹس جوآن مرچین نے اسے غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دیا تھا۔

قابل ذکر ہے کہ ڈونالڈ ٹرمپ پر 2016 کے صدارتی انتخاب سے پہلے فحش فلم اداکارہ اسٹارمی ڈینیلس سے مبینہ تعلقات چھپانے کے لیے 1 لاکھ 30 ہزار ڈالر دینے کا الزام ہے۔ اس سال مئی میں مین ہٹن کی ایک جیوری نے ٹرمپ کو ادائیگی کو چھپانے کے لیے کاروباری ریکارڈ میں ہیرا پھیری کرنے کے 34 معاملوں میں قصوروار پایا۔

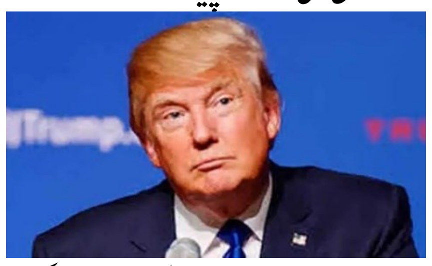

امریکہ کی تاریخ میں یہ پہلی بار تھا جب کسی امریکی صدر یا سابق صدر کو کسی مجرمانہ معاملے میں قصوروار ٹھہرایا گیا تھا یا اس پر الزام لگایا تھا۔ وہیں ٹرمپ نے اس سلسلے میں خود کو بے قصور بتاتے ہوئے معاملے کو ان کے 2024 کی انتخابی مہم کو نقصان پہنچانے کی کوشش کہا تھا۔ ویسے ڈونالڈ ٹرمپ امریکی صدارتی انتخاب جیتنے کے بعد کافی پُرجوش ہیں اور وہ ابھی اپنی ٹیم بنانے میں مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔ اگلے سال 20 جنوری کو وہ امریکی صدر کا ایک بار پھر حلف لینے والے ہیں۔

شمالی کوریا کے جرنیلوں سمیت دیگر شخصیات اور اداروں پر امریکی پابندیاں

امریکی محکمہ خزانہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ نے شمالی کوریا اور روس پر نئی پابندیاں عائد کی ہیں جس کا مقصد پیانگ یانگ کی مالی سرگرمیوں اور ماسکو کے لیے اس کی فوجی مدد کو نشانہ بنانا ہے۔

یہ امریکہ کا تازہ ترین اقدام ہے جس کا مقصد یوکرین میں روس کے فوجی آپریشن کے لیے شمالی کوریا کی حمایت کو روکنا ہے۔ امریکی وزارت خزانہ نے ایک بیان میں واضح کیا کہ نشانہ بنائے گئے شمالی کوریا کے بینکوں میں گولڈن ٹرائینگل بینک اور کوریا منڈل کریڈٹ بینک شامل ہیں۔ وزارت دفاع کے مطابق ان اہلکاروں میں شمالی کوریا کے جنرل بھی شامل ہیں جو پیانگ یانگ کی طرف سے روس میں یوکرین میں جنگی کوششوں میں مدد کے لیے تعینات کیے گئے ہزاروں فوجیوں میں شامل ہیں۔

نیویارک میں برف باری سے عام زندگی مفلوج

نیویارک: امریکی ریاست نیویارک میں برف باری سے معمول کی زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ امریکہ میں برفانی طوفان کے باعث بفالو اور شمالی نیویارک کئی فٹ برف سے ڈھکے ہوئے ہیں، کچھ علاقوں میں برف باری کا سلسلہ رک چکا ہے جہاں برف کو ہٹانے کا کام جاری ہے۔ غیر ملکی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق متاثرہ علاقوں میں کاروباری سرگرمیاں اب بھی متاثر ہیں جبکہ اسکول بھی بند ہیں۔ مغربی نیویارک میں آج بھی 2 فٹ تک برف پڑنے کا امکان ہے۔

شائع کردہ: علما کونسل نیپال، لمبنی پردیش رجسٹرڈ۔
ہیڈ آفس: نول پراسی لمبنی پردیش نیپال

بانی تحریک پیغام انسانیت کا پیغام عوام وخواص کے نام

موجودہ پرفتن حالات میں اپنی اپنی وسعت کے مطابق قوم وملت کی خدمت کی سخت ضرورت ہے لیکن میں عوام وخواص کی مجلسوں میں بیٹھ کران کی باتیں سنتا رہتا ہوں کوئی کہتا کہ حضرت سماج میں اس پہلو پر کام کی سخت ضرورت ہے یعنی شادی کے رسم ورواج میں غیر ضروری رسمیں کیسے کم کیا جائے مساجد ومدارس کے نظم وضبط کیسے درست ہوں مسلمانوں کے جان ومال عزت وآبرو ایمان وعقیدے کا تحفظ کیسے ہوں اچانک کوئی حادثہ رونما ہو جائے تو متاثرین کی مدد کیسے اور کہاں سے کی جائے موجودہ مسلم تنظیموں کی مدد کیسے کہاں سے کی جائے تاکہ وہ اس کے ذریعے قوم وملت کے فلاح وبہبود پر سرگرم عمل ہوں اور مسلم بچیوں کے ارتداد کی روک تھام کیسے ہوں نوجوان نسلوں کو دین سے کیسے قریب کیا جائے مساجد ومدارس کی حفاظت کیسے ہوں طلباء وطالبات کو دینی وعصری علوم سے آراستہ کرنا پھر انہیں روزگار سے آراستہ کیسے کیا جائے غرضیکہ سیکڑوں عناوین ہیں جسے تحریر کرنا ایک مشکل امر ہے میرا مشورہ یہ ہیکہ جب تک ہم اور آپ آپس میں بیٹھ کر کوئی لائحہ عمل تیار کرکے کام کو آپس میں بانٹ کر نہیں چلیں گے تب تک دقتیں ہیں اور رہیں گی دنیا میں نہ کام کی کمی ہے نہ کام کرنے والوں کی کمی ہے البتہ صحیح، مناسب اور درست کام کرنے والوں کی کمی ہے رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا کہ تعاونوا علی البر والتقوی نیکی اور پرہیز گاری میں تم ایک دوسرے کی مدد کرو پر ہم اور آپ کہتے ہیں کہ اچھا کام کررہے ہیں پر مدد نہیں کرتے جس کی وجہ سے وہ کام ادھورا رہ جاتا ہے غیر ضروری کاموں کو بہت ذمے داری کے ساتھ انجام دیتے ہیں ساری طاقت وقوت صلاحیت مال ودولت سب غیر ضروری کاموں پر صرف ہورہے ہیں مزارات پر چادر پر چادر چڑھ رہی ہے ایک بیوہ عورت ایک یتیم بچی سرڈھکنے کے لئے چادر تلاش رہی ہے وہاں چادر چڑی تھوڑی دیر بعد مجاور کے پاس آگئی اکثر مجاور ہمارے اور آپ کی رقم سے عیاشی کا اڈہ قائم کئے ہوئے ہیں وہاں بلا وجہ ڈیگ پر ڈیگ پک رہی ہے مدارس دینیہ میں طلباء کھانے کے محتاج ہیں بہت ساری مساجد میں ائمہ کرام کو کھانا بھی میسر نہیں ہو تا جب تک ہم سمجھ داری سے اپنی طاقت وقوت صلاحیت مال ودولت کا صحیح استعمال نہیں کریں گے تب تک دربدر کی ٹھوکر کھارہے ہیں اور کھاتے رہیں گے اگر میری بات میرا مشورہ ماننے کے قابل ہو تو ضرور عمل کریں مہربانی ہوگی پروردگار عالم اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے جملہ معاونین مخلصین محبین پر اپنا فضل خاص فرمائے اور صحت وتندرستی عطا فرمائے آمین ثم آمین شکریہ جزاک اللہ خیرا کثیرا

------------------نظام احمد قادری مصباحی بانی تحریک پیغام انسانیت وضلع صدر رضا اکیڈمی مہراج گنج یوپی رابطہ نمبر 917860299734+

سہ ماہی مجلہ پاسبانِ ملت سیمانچل کی رسم اجرا

طویل انتظار کے بعد آخر کار ملت کا بے باک ترجمان سہ ماہی مجلہ پاسبانِ ملت سیمانچل کی رسم اجرا ۱۶/ دسمبر ۲۰۲۴ء بروز پیر (سوموار) دن کے بارہ بجے پیر طریقت حضرت علامہ و مولانا الحاج سید شاہ شمس اللہ جان مصباحی صاحب قبلہ مدظلہ العالی و دیگر مقتدر علمائے اہل سنّت کے مقدس ہاتھوں ہوئی،

رسم اجرا کا یہ مثالی پروگرام زینت مسند خطابت زبدۂ علم و حکمت حضرت علامہ و مولانا ظہور الاسلام مصباحی صاحب قبلہ کی صدارت میں اپنے مقررہ وقت ۱۱ بجے دن کو باضابطہ شروع ہوکر بحسن وخوبی اختتام پذیر ہوا، جس میں کثیر تعداد میں علمائے اہل سنّت و دانشورانِ قوم و ملّت نے شرکت کی، معمول کے مطابق پروگرام کا آغاز قرآن مقدس کی تلاوت سے ہوا بعدہ نعت و خطابت کا مقدس سلسلہ شروع ہوا جس میں مختلف خطبا و شعرا نے اپنے کلام و بیان سے شرکائے محفل کو خوب خوب محظوظ کیا، خطبا نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے تحریک پاسبانِ ملت سیمانچل اور سہ ماہی مجلہ پاسبانِ ملت سیمانچل کی ضرورت و اہمیت پر خوب روشنی ڈالی۔ دانشورانِ قوم و ملّت بالخصوص علمائے اہل سنّت کو تحریک و مجلہ پاسبانِ ملت سیمانچل کی حمایت و معاونت کی پرخلوص گزارش کی،

خصوصی خطاب صدر اجلاس حضرت علامہ و مولانا ظہور الاسلام مصباحی صاحب قبلہ کا ہوا انہوں نے اپنے جامع خطاب میں رسائل وجرائد کی اہمیت و افادیت پر نہایت ہی عمدہ اور نرالے انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے علاقائی حالات کے تناظر میں مجلہ پاسبانِ ملت سیمانچل کی اشاعت و اجرا کو ایک منفرد و انقلابی قدم بتایا اور اس تحریک کو بام عروج تک پہنچانے کے لئے اہل خیر حضرات سے عملی رفاقت کی گزارش کی،

بطور مہمان خصوصی، زینت جشن جلوہ بار سلسلۂ نقشبندیہ کی عظیم ترین شخصیت پیر طریقت حضرت علامہ و مولانا الحاج سید شاہ شمس اللہ جان مصباحی صاحب قبلہ نے اپنے نصیحت آمیز اور گراں قدر تاثراتی کلمات سے قوم کی رہنمائی فرمائی اور متحد ہوکر علاقائی علمائے کرام سے تحریک کا تعاون کرنے کی نصیحت کی اور مجلہ پاسبانِ ملت سیمانچل کی اشاعت پر اپنی مسرتوں کا اظہار فرمایا اور ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا۔

اخیر میں صلوۃ و سلام اور سرکار بابو حضور مدظلہ العالی کی رقت انگیز دعاؤں کے ساتھ تقریب کا اختتام پذیر ہوا۔

اجرا کی اس پرکیف تقریب کے انتظام و انصرام میں اراکین تحریک کے ساتھ دیگر علمائے کرام نے بے لوث محنت و معاونت کا مظاہرہ کیا اراکین تحریک جملہ معاونین و محبینِ تحریک کا بے حد شکر گزار ہیں دعا ہے کہ تحریک کے جملہ معاونین ہمیشہ شاد و آباد رہے آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

رپورٹر : نوازش کریم نائب سیکریٹری تحریک پاسبانِ ملت سیمانچل

میری رسوئی میری ذمہ داری

ابو افسر مصباحی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز،

گیس سلنڈر کا استعمال انسان کی بنیادی ضرورتوں میں شامل ہو چکا ہے اس سے فرار اب ممکن نہیں اب نہ کھانا بنانے کے لیے قدرتی لکڑیاں کثیر مقدار میں دستیاب ہیں اور نہیں ہر انسان مہنگی لکڑی کو خریدنے کی صلاحیت رکھتا ہے کیونکہ آج کل ٹیکنالوجی کے دور میں سلنڈر کا استعمال بنسبت لکڑیوں کے کافی آسان ہے اور لکڑیوں کے مقابلے اس کی قیمت بھی کم ہے مگر ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے

کہ سلنڈر کا استعمال جتنا آسان ہے اتنا ہی خطرناک بھی ہے کیونکہ شہروں کے حدود سے نکل کر گیس سلنڈر دیہاتوں میں بھی داخل ہو چکا ہے، اب عورتوں کو لکڑیوں پر کھانا بنانا ایک بوجھ سا معلوم ہونے لگا ہے اور وہ سلنڈر کے استعمال کو ترجیح دیتی ہیں اب تو گورنمنٹ اسکولوں میں بننے والے مڈ ڈے میل کے لیے بھی لکڑیوں کے بجائے سلنڈر کے استعمال کرنے کا حکم نافذ کر دیا گیا ہے، اس لیے لوگوں میں بیداری بہت ضروری ہے خاص طور سے خواتین کو بیدار کرنا ازحد ضروری ہے، کیونکہ کھانا بنانے کا اکثر کام خواتین ہی کو کرنا پڑتا ہے اس لیے زیادہ تر حادثات کا شکار بھی وہی ہوتی ہیں گذشتہ دنوں لوگوں میں بیداری لانے کے لیے اور گیس کے لیکیج سے ہونے والے نقصان سے بچانے کے لیے سونی گیس ایجنسی پریہار کی طرف سے مڈل اسکول جھپہا اردو پریہار ضلع سیتامڑھی بہار میں، میری رسوئی میری ذمہ داری، نامی پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں درجہ پنجم اور درجہ ہشتم کے بچے اور بچیوں کو سلنڈر کے استعمال کرنے کا صحیح طریقہ بتایا گیا اور کسی انہونی کی صورت میں اس کے نقصان سے بچنے کا راستہ بھی بتایا گیا پروگرام میں خاص طور سے اس بات پر زور دیا گیا کہ گیس جلاتے وقت محتاط رہنے کی ضرورت ہے گیس جلانے سے پہلے اس کے کو اچھی طرح چیک کر لینا چاہیے کہ کہیں سے گیس لکیج تو نہیں ہے سلنڈر لکیج کو چیک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا ریگولیٹر کھول کر اس پر ایک انگلی دبا کر دیکھنا چاہیےء اگر انگلی اوپر کی جانب پھینکتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ گیس کہیں نہ کہیں لیک کر رہا ہے، اسی طرح اگر سلنڈر میں آگ لگ جائے تو بجائے پریشان ہونے کے ادھر ادھر بھاگنے کے کسی کپڑے سے یا بھینگے ہوئے تولیہ سے اس کو ڈھک دینا چاہیے اور ریگولیٹر کو بند کر دینا چاہیے کسی بھی طرح کے حادثات ہونے پر ٹول فری نمبر 1906 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے موقع پر مڈل اسکول جھپہا اردو کے ہیڈ ماسٹر راشد فہمی، اطہر انور، شمیم احمد، شعیب عالم، رام نریس سنگھ، مولانا محمد اشفاق مصباحی، رضی احمد سودھا کماری، حامد رضا سمیت ادارہ کے سبھی اساتذہ ملازمین اور طباخہ حضرات حاضر تھے اخیر میں بچوں کے درمیان چاکلیٹ تقسیم کیا گیا.

شائع کردہ: علما کونسل نیپال، لمبنی پردیش
رجسٹرڈ۔
ہیڈ آفس: نول پراسی لمبنی پردیش نیپال
Published by Ulama Council

یوم آزادی کے موقع پر نیپالی عوام نے قطری حکومت کو مبارکبادی پیش کی

دوحہ، قطر: قطر میں رہنے والے نیپالی باشندوں نے 18/دسمبر 2024ء بدھ کے دن یوم آزادی کے موقع پر قطری حکومت اور وہاں کے بادشاہ شیخ تمیم حمد الثانی کو مبارکبادی اور خراج تحسین پیش کیا۔ اور قطری حکومت کی دوام اور شیخ تمیم کے لئے لمبی عمر کی دعا بھی کی۔

اس پروگرام کا اہتمام راشٹریہ مسلم پریشد نیپال، نیپال مسلم شانتی سماج سیوا اور منصوری ایکتا منچ نیپال کے بینر تلے ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا، اس کے بعد مولانا شعیب اختر صاحب اور مولانا غلام نبی رضوی صاحب راشٹریہ مسلم پریشد کے سہامکھ کی نعت خواں ہوئی، اس کے بعد اس پروگرام کے روح رواں سرپرست حضرت مولانا سلامت حسین رضوی نے قطری حکومت کی اچھائی اور اس کی خوبیوں اور یہاں کی تجارتی خوبصورتی کو بیان کیا اور یہاں موجود نیپالی مزدوروں کے تعلق سے بتایا کہ یہاں چار لاکھ نیپالی مزدور موجود ہیں جن میں عام مزدور سے لیکر اعلی عہدہداران بھی ہیں۔

ان کے بعد جناب رحمت علی بھمرپورہ نے قطری حکومت اور وہاں کی قوانین کی تعریف کی اور مزدور کے تعلق قوانین کو خوب سراہا، پھر ان کے بعد راشٹریہ مسلم پریشد کے بانی ضمیر صاحب نے یوم آزادی کے بارے میں اپنا عمدہ بیان پیش کیا، اس طرح سے کئی حضرات نے اپنے اچھے خیالات کا اظہار فرمایا، اور قطری حکومت و قطری بادشاہ کو مبارکباد پیش کیا، اور ان کے لئے زندہ آباد کے نعرے بھی لگائے، مزید یہ کہ یہاں قطری پرچم کے ساتھ ساتھ نیپالی پرچم کو بھی خوب لہرایا گیا، جس سے نیپالی عوام کی محبت اپنے ملک طے خوب خوب ظاہر ہوا۔

اس پروگرام کے میں تقریبا تین سو افراد کی شرکت ہوئی جن میں سے چند یہ نام یہ ہے مولانا اسرافیل صاحب، عبدالشکو صاحب، علی حیسن صاحب نائب صدر، اسلم صافی صدر راشٹریہ مسلم، آزاد منصوری، عابد حسین، محمد اسلام صاحب، مبار صاحب، سلیم صاحب، ایوب صاحب، عبدالمنان صاحب، نصیب الدین صاحب، قمر صاحب، نعیم الدین صاحب، ہدی علی صاحب، حبیب راعین، محمد رضا، محترم شکیل صاحب، محترم توقیر صاحب، محترم رفیق راعین صاحب وغیرہ۔ رپورٹ: ابو امجد امجدی

مفتی محمد نور عالم علیمی مصباحی امجدی رشتہ ازدواجی سے منسلک

لمبنی پردیش نول پراسی
پریس ریلیز
نیپال اردو ٹائمز

لمبنی پردیش کے مشہور معروف عالم دین حضرت مفتی محمد نور عالم علیمی مصباحی امجدی صاحب رشتہ ازدواجی سے منسلک ہوئے، نکاح مسنون شہزادہ حضور خطیب البراہین، عالم با عمل، پیر طریقت رہبر راہ شریعت حضرت حبیب العلما حضرت علامہ حبیب الرحمن صاحب قبلہ حفظہ اللہ نے پڑھائی، مورخہ 13 جمادی الاخرٰ 1446ھ مطابق 14 / دسمبر 2024 کو بعد نماز ظہر یہ نکاح مسنون عمل میں آیا۔ 15 دسمبر کی رات کو مثالی رات بناتے ہوئے محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پورے علاقے کو درس دے دیا، مفتی نور عالم صاحب نہایت ہی ملنسار اور علم دوست ہیں۔

محفل پاک میں علاقائی علمائے کرام کی شرکت نے مزید نکھار پیدا کر دیا۔ پروگرام کو باضابطہ طور پر اللہ کی پاکیزہ کتاب کلام مجید سے حضرت قاری عظمت حسین تنویری کی تلاوت سے شروع کیا گیا جبکہ نظامت کی ذمہ داری حضرت مولانا قاری محمود عالم صاحب قبلہ تنویری نے انجام دیا انہوںنے نے تلاوت قرآن کے بعد یکے بعد دیگرے کسماں کے ادارے کو بچوں کو نعت خوانی پیش کرتے رہے اس کے بعد بہترین آواز کے مالک حضرت قاری عظمت حسین صاحب کو پیش کیا اس کے بعد مولانا کلام الدین نظامی پرنسپل جامعہ امام احمد رضا چمن ٹولہ نے نعت کے اشعار پیش فرمائے اس کے بعد خطیب اہل سنت مقرر ذیشان ماہر علم وفن زینت درسگاہ حضرت مولانا قاری شکیل اختر نظامی صاحب قبلہ کو خطابت کے لیے ہیش کیا گیا حضرت نے مائک سنھالا اولا دو چار اشعار پیش کیے پھر خطبہ مسنونہ کے بعد اپنے موضوع کے مطابق نکاح کی حقیقت و اہمیت اور فضائل قرآن وحدیث کی روشنی میں ہیش فرمائے اور شادی میں ہونے والے خرافات کو بھی آپنے بہتر طریقے سے واضح کیا خاص طور جہیز کی نحوست سماج پھیلی ہوئی ہے آپ نے اس کی مذمت کرتے ہوئے نکاح کو شریعت کے مطابق انجام دینے کو تلقین کیا اور جہیز ودیگر خرافات کو ختم کرنے کی عوام اہل سنت سے اپیل کی اس کے بعد حضرت مولانا آفتاب عالم صاحب مصباحی نے نعت پاک کے چند اشعار پیش کیے اس کے بعد نقیب اہل سنت حضرت مولانا ہارون صاحب قہ علیمی نے خانقاہ نظامیہ کا تعارف اور کارنامے اچھے طریقے سے پیش کیے اس کے بعد شہزادۂ حضور خطیب البراہین حضرت علامہ حبیب الرحمن صاحب قبلہ کو کرسی خطابت پر پیش کیا گیا ماشاء اللہ حضرت نے قرآن وحدیث کی روشنی میں عوام اہل سنت کو دین کا صحیح پیغام دیا اور زندگی کا اصل مقصد پیش کیا کہ زمین کے اوپر کام اور زمین کے نیچے آرام کا نچوڑ آپ نے پیش فرمایا بہت ساری چیزوں پر آپ نے گفتگو فرمائی اور عوام کی غلط باتوں کی اصلاح کی مسلمان ہو تو اسلام کی باتوں پر چل کر اپنی زندگی گزارو، جہیز کی لعنت اور تباہ کاریوں کے حوالے حبیب العلما نے پر مغز نصیحت فرمائی، محفل میں نقیب اہل سنت مولانا ہارون علیمی صاحب کی شرکت نے ایک الگ سماں باندھ رکھا تھا، اس کے صلاۃ و سلام کے بعد حضرت حبیب العلماء کی دعا پر محفل کا اختتام ہوا۔ رپورٹ محمد حسن علیمی

مفتی کمال احمد علیمی ومولانا قمر انجم فیضی کو ایوارڈ دیا گیا

براؤں شریف۔
نیپال اردو ٹائمز پریس ریلیز (سدھارتھ نگر)

مخزن علوم فنون علامہ مفتی کمال احمد صاحب قبلہ نظامی علیمی استاذ و مفتی دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی ضلع بستی، کو فقہی ادبی تدریسی تصنیفی خدمات کی بنیاد پر "شعیب الاولیاء ایوارڈ، اور سپاس نامہ دیا گیا۔ نیز شہرت یافتہ صحافی علامہ مولانا محمد قمر انجم قادری فیضی ایڈیٹر مجلہ پیام شعیب الاولیاء براؤں شریف کو آپ کی دینی علمی ادبی صحافتی خدمات کی بنیاد پر "مظہر شعیب الاولیاء ایوارڈ" صاحب فضل و کمال علامہ صاحبزادہ محمد افسر علوی قادری چشتی مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ قادریہ چشتیہ یارعلویہ براؤں شریف کے مقدس ہاتھوں سے سے دیا گیا۔

براؤں شریف میں عرس حضور چشتی میاں علیہ الرحمہ کے مبارک و مسعود موقع پر نظامت کے فرائض علامہ غلام غوث ساقی تنویری گوراچوکی نے انجام دیا، اور تلاوت قاری خوش الحان حضرت قاری مفتاح الحق صاحب قبلہ مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا نے کی جب کہ آسمان خطابت کے درخشندہ ستاروں میں حضرت علامہ مولانا سید محمد دانش رضا صاحب قبلہ بانسی، صاحب قلم وقرطاس خلیفہ چشتی میاں علامہ اسلام الدین انجم فیضی صاحب قبلہ گوراچوکی، علامہ مفتی عبدالطیف علیمی استاذ جامعہ علی حسن اترولہ، مخزن علوم فنون علامہ مفتی کمال احمد نظامی علیمی استاذ ومفتی دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی ضلع بستی، نے اخیر میں نسبت کے حوالے سے پُر مغز اور جامع خطاب فرمایا۔ مزید نعت و منقبت کے اشعار شاعر جناب ناصح مبارک رازی لکھنوی، جناب قمرالدین قمر نیپالی، خالد حشمت حشمتی، جناب عبدالماجد بستوی، کے علاوہ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کے طلباء کرام نے بھی پیش کرکے سامعین سے خوب داد وتحسین حاصل کیا۔ ان علماء کرام کے علاوہ مولانا سرتاج فیضی، مولانا شبیر الہی صاحب، مولانا ریحان فیضی گونڈہ، مولانا افتخار فیضی، مولانا جلال الدین، قاری محمد ہاشم صاحب علیمیہ جمداشاہی، وغیرہ شریک تھے۔ اخیر میں صلوۃ وسلام کے بعد عرس کی محفل کا اختتام ہوا۔ داعیان میں صاحبزادہ محمد احمد علوی، محمد ارشد علوی، محمد اظہر علوی، محمد ثقلین علوی، محمد ذوالنورین علوی، وجملہ خانوادۂ شعیب الاولیاء براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر شامل رہے۔ جنھوں نے مہمانوں کے لئے بہترین خوردونوش کا اہتمام کیا تھا۔

ادار یـــــــــــہ

فلسطینی مسلمانوں کی آہ وبکا کے درمیان قطر، دبئ اور سعودی عرب میں جشن کا ماحول: ایک افسوسناک تضاد

ایڈیٹر کے قلم سے۔۔۔

جب ہم فلسطینی مسلمانوں کی آہ و بکا کو دیکھتے ہیں، جو اپنی سرزمین اور حقوق کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں، تو اس کے ساتھ ہی قطر، دبئ اور سعودی عرب میں جشن کا ماحول ایک افسوسناک اور تشویش ناک امر ہے۔ یہ صورتحال نہ صرف فلسطینیوں کے لیے بل کہ پورے عالم اسلام کے لیے ایک سنگین مسئلہ ہے۔

فلسطینی عوام کی مشکلات اور ان کی جدوجہد کو نظر انداز کرتے ہوئے، جب ہم ان کے پڑوس اور جوار میں خوشیوں کے ایونٹس دیکھتے ہیں، تو ہمیں شدید درد و کرب کا احساس ہوتا ہے اور ہم یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ کیا یہ وہی قوم ہے جس کے پیغمبر صلی اللہ۔علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ:

"مومنوں کی آپس میں ایک دوسرے سے محبت و مودّت اور باہمی ہمدردی کی مثال ایک جسم کی طرح ہے کہ جب اس کا کوئی عضو تکلیف میں ہوتا ہے، تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے، بایں طور کہ نیند اڑ جاتی ہے اور پورا جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"

یہ بات قابل غور ہے کہ جب ایک قوم اپنی آزادی اور حقوق کے لیے لڑ رہی ہے، تو دوسرے ممالک میں جشن منانا اس بات کو واضح کرتا ہے کہ وہ ان کی مشکلات کو سمجھنے میں ناکام ہیں۔

ان کا جشن منانا نہ صرف فلسطینیوں کے لیے ایک کاری زخم کے مانند ہے، بلکہ یہ عالمی سطح پر بھی ایک منفی پیغام نشر کرتا ہے۔ جب دنیا کی دوسری قوم دیکھتی ہے کہ مسلمان ممالک میں خوشیاں منائی جارہی ہیں جب کہ فلسطینی عوام مشکلات کا سامنا کر رہی ہے، تو ایک امت کا یہ تضاد انھیں ذہنی کش مکش میں مبتلا کر دیتا ہے۔

قطر کا یوم آزادی ایک اہم موقع ہے، جہاں قوم اپنی آزادی اور خود مختاری کا جشن مناتی ہے۔ لیکن حالیہ ایونٹس نے اس خوشی کے موقع کو عالم اسلام کے لیے ایک افسوسناک صورت حال میں تبدیل کر دیا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس ایونٹ میں کچھ ایسے عناصر شامل کیے گئے ہیں جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں، تو یہ ایک سنگین مسئلہ بن جاتا ہے۔

ایسے ایونٹس میں حرام چیزوں کا استعمال، بے ہودہ سرگرمیاں، اور مذہبی جذبات کی توہین نے اس موقع کو متنازعہ بنا دیا ہے۔ یہ نہ صرف قطر بل کہ پورے عالم اسلام کے لیے ایک تشویش کا باعث ہے۔ جب ہم اپنے مذہبی اور ثقافتی اقدار کو نظر انداز کرتے ہیں، تو اس کے اثرات عالمی سطح پر محسوس کیے جاتے ہیں۔ یہ صورت حال واضح کرتا ہے کہ ہم اپنے اصولوں کی پاسداری نہیں کرتے، جو اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی تو ہے ہی انسانی اصولوں کے بھی خلاف ہے۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ایسے ایونٹس کی تشہیر اور ان کی کوریج عالمی میڈیا میں ہوتی ہے، جو کہ اسلام کی غلط تشریح کا باعث بنتی ہے۔ جب غیر مسلم دنیا ایسے ایونٹس کو دیکھتی ہے تو ان کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں منفی تصورات قائم کرتی ہے، جو کہ یقینی طور پر مذہب اسلام کی روح کے خلاف ہے۔

لہذا تمام اسلامی ممالک کو یہ سمجھنا ہو گا کہ یوم آزادی یا اس جیسے جشن کے مواقع پر انھیں اپنی ثقافت اور مذہب کی حرمت کا خیال رکھنا چاہیے اور اپنے مذہبی اصولوں کی پاسداری کرنا چاہیے۔

+977 981-7619786 +977 982-1442810
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com

جدید ہندوستان میں مذہبی تعلیم اور عصری علوم کی شمولیت

حامدا ومصلیا ومسلما

زیر نظر سطور میں مذہبی تعلیم سے راقم سطور کی مراد مسلمانوں کی مذہبی تعلیم ہے اسی تناظر میں ساری گفتگو ہو گی۔ آج کا ہندوستان کل کے ہندوستان سے بہت مختلف ہو چکا ہے۔ انیسویں و بیسویں صدی میں مغرب کے زیر اثر ظہور میں آنے والے سائنسی و صنعتی اور تمدنی انقلاب نے سوچ و فکر کا زاویہ بدل کر رکھ دیا ہے۔ جدید ہندوستان ایک سیکولر اسٹیٹ ہے جس کا نہ کوئی مذہب ہے نہ کوئی مذہبی کتاب بلکہ یہ ہر مذہب اور مذہبی اداروں کو آئین کے اندر رہتے ہوئے ترویج و اشاعت کی اجازت دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مذہب انسان کا انفرادی مسئلہ بن چکا ہے نہ کہ ریاستی مسئلہ رہا۔ ۱۸۵۷ء میں سقوط دہلی ہوا اور ہندوستان سے ساڑھے چھ سو سالہ مسلم سلطنت کا خاتمہ ہو گیا اور برٹش گورنمنٹ کے ذریعہ پورے ملک میں ایک سیکولر تعلیم رائج کی گئی، معروف انگریز مؤرخ اور سیاست داں، بی ٹی لارڈ میکالے (۱۸۰۰-۱۸۵۹ء) کی کوششوں سے ۱۹۳۸ء میں انگریزی زبان کو فارسی کی جگہ سرکاری زبان ہونے کا درجہ دے دیا گیا اور ۱۹۴۷ء میں ملک ایک سیکولر اسٹیٹ میں تبدیل ہو گیا۔ ہندوستان میں مذہبی تعلیم کس نہج پر دی جائے یہ ایک اہم سوال ہے اس سلسلے میں ہمارا نقطۂ نظر یہ ہے کہ مذہبی تعلیم کا مقصد ایک خدا پرست انسان کے ساتھ ملک کا ایک اچھا شہری بنانا بھی ہے۔ مذہبی تعلیم کے دائرہ کو اس قدر وسعت ملنی چاہیے کہ مدارس سے فارغ ہونے والے طلبہ مذہب کی خدمت کے ساتھ ملک کی خدمت کے بھی قابل ہو سکیں۔ مذہبی تعلیم کے مراکز میں عربی جامعات، دارالعلوم، مدارس اور خانقاہیں سرفہرست ہیں۔ ان اداروں نے ہر عہد میں ضرورتوں کے مطابق اپنے نصاب تعلیم اور نظام تعلیم کو ڈھالنے کی کوششیں کیں۔ مذہبی تعلیم میں اصلاح کا یہ جزوی عمل کبھی موقوف نہیں ہوا۔ یہ آج بھی جاری ہے اور مدارس کے دانشوروں کو مزید اس پہلو پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح مذہبی تعلیم کو ایک پرکشش تعلیم کی صورت میں پیش کیا جا سکتا ہے تاکہ مذہب کے خلاف اٹھنے والی آواز کو عقلی اور سائنٹفک طریقۂ استدلال سے خاموش کیا جا سکے۔ درس نظامی کے تحت آج کے مدارس میں دی جانے والی مذہبی تعلیم فکر میں اَصالت اور پیش کش میں عصریت کا تقاضا کرتی ہے۔ وہ تقاضا یہ ہے کہ استدلال کا اسلوب سائنٹفک ہو۔ مذہبی تعلیم کے اندر اتنی وسعت پیدا کی جائے کہ مذہب کے خلاف اٹھنے والے جدید چیلنجیز کا اطمینان بخش جواب دیا جا سکے۔ نت نئے مسائل کے حل کے لیے طلبہ کے ذہن کو تیار کیا جائے۔ اس کے لیے ہمیں اپنے نصاب کی تجدید و اصلاح حسب ذیل طریقے سے کرنا چاہیے۔

جدید علم کلام (Modern Theology):

زمانہ قدیم سے ہی مذہب کے دائرے میں یہ کوشش کی جاتی رہی ہے کہ مذہبی افکار و نظریات کو عقلی سطح پر بھی قابل فہم بنایا جائے۔ مذہب میں چونکہ خدا کے تصور کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اس لیے فطری طور پر بڑے بڑے دماغ اس میں مصروف رہے کہ وہ عقلی دلائل کی بنیاد پر خدا کے وجود کو ثابت کریں۔ مذہب اور عقلیات کی یہ کہانی فلاسفہ (philosophers) سے شروع ہوتی ہے۔ دنیا کے اعلی ترین دماغ اس غور و فکر میں مشغول رہے کہ وہ خدا کے تصور اور اس کے وجود کو اعلی تعقُّل کی سطح پر قابل فہم بنائیں لیکن وہ سب کے سب اس مقصد میں ناکام رہے اس کا سبب یہ تھا کہ ان فلسفیوں کے پاس غور و فکر کرنے کا جو فریم ورک تھا وہ محدود تھا مثال کے طور پر تمام فلاسفہ کا مشترکہ ذہن یہ تھا کہ وہ اعلی حقیقت کو ایک غیر حقیقی وجود تصور کرتے تھے اس بنا پر انہوں نے خدا کو عالمی روح (world spirit) یا عالمی تصور (world idea) جیسا نام دیا۔ مثلا برکلے کانٹ اور ہیگل وغیرہ۔ اس تصور کے تحت وہ فلسفیانہ فکر پیدا ہوئی جسے آئڈیل ازم (idealism) کہا جاتا ہے۔ فلسفیانہ الہیات کا دوسرا نام آئڈیل ازم ہے۔ ساتویں صدی عیسوی میں اسلام کا دور آیا۔ عہد عباسی میں ایک نیا علم مدون ہوا جسے علم کلام (theology) کہا گیا۔ جو لوگ اس علم میں مشغول ہوئے وہ متکلمین کے نام سے مشہور ہوئے۔ متکلمین اسلام نے از سر نو یہ کوشش کی کہ وہ مذہبی عقیدہ یا خدائی تصور کو عقل کی اصطلاحوں میں بیان کریں۔ لیکن ان کی کمزوری یہ تھی کہ فریم ورک کے نام سے ان کے یہاں جو چیز موجود تھی وہ دوبارہ یونانی منطق (Greeklogic) تھی۔ ان کے استدلال کی بنیادیں فلسفیانہ طرز فکر پر مبنی تھیں۔ یونانی منطق دراصل قیاسی منطق (syllogism) کا دوسرا نام ہے۔ یہ منطق کا وہ طریقہ ہے جو سائنسی منطق کے ظہور میں آنے سے پہلے استعمال ہوتا تھا۔ مسلم متکلمین کے پاس دلیل قائم کرنے کے لئے یہی قدیم منطق قابل حصول تھی۔ اٹھارہویں صدی میں مغرب کے زیر اثر ظہور میں آنے والے سائنسی و صنعتی انقلاب نے دنیا کو تعقل پسندی کے ایک نئے دور میں داخل کر دیا، رفتہ رفتہ تعقل پسندی کا یہ رجحان اتنا غالب ہوا کہ اب انسان ہر واقعہ کی مادی اور عقلی توجیہ کا خوگر ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ منطقِ یونانی، تعقل پسند انسانوں کو مطمئن کرنے کے لئے ناکافی ثابت ہونے لگی۔ اس کے بعد انیسویں اور بیسویں صدی میں جدید سائنس کے عروج کا زمانہ آیا۔ اس عہد میں فطرت میں چھپے ہوئے نئے حقائق دریافت ہوئے، ان حقائق نے تاریخ میں پہلی بار وہ علمی بنیاد فراہم کی جس کی بنیاد پر الہیات کو از سر نو "سائنسی الہیات" کے طور پر مرتب کیا جا سکے۔ سائنسی الہیات کے ظہور نے اس بات کو آخری حد تک ممکن بنا دیا کہ خدا پرستانہ عقائد کو خود اس علمی معیار پر اس علمی معیار پر مدون کیا جا سکے جس کو ان کے نزدیک آخری مسلمہ عقلی معیار کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے، مگر عجیب بات یہ ہے کہ یہ جدید سائنسی امکان اپنی اعلیٰ ترین صورت میں سامنے آیا لیکن اس کو الہیات کے شعبے میں استعمال نہیں کیا جا سکا۔

جدید سائنس کے حصول کے بعد علم کے ہر شعبے میں انقلاب آیا اور کوشش یہ ہوئی کہ علوم کو جدید سائنسی معیار پر ڈیولپ کیا جائے۔ علم خلیات (cytology) سے لے کر علم فلکیات (Astronomy) تک بے شمار شعبہ ہائے علم کو سائنسی ترقی کا درجہ ملا۔ لیکن الہیات کا علم سائنسی بنیادوں پر تدوین جدید کے حوالے سے ایک مستثنیٰ علم بنا رہا۔

جدید سائنس جدید علم کلام کی اساس اگر سیدھے لفظوں میں یہ کہا جائے کہ قدیم علم کلام کے استدلال کی بنیاد فلسفۂ قدیمہ اور منطقِ یونانی پر قائم تھی اور جدید علم کلام کے طریقۂ استدلال کی بنیاد جدید سائنس پر قائم ہے تو یہ ایک انتہائی منصفانہ بات ہو گی۔ قدیم علم کلام کے طرز استدلال کی عمارت منطقیانہ طرز فکر پر قائم تھی تو جدید علم کلام کے طریقۂ استدلال کی اساس جدید سائنس پر قائم ہونی چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سائنس دانوں کے بہت سے نظریات سے اہل اسلام کو اختلاف رہا ہے اور اب بھی ہے اس کے بعض نظریات وہ ہیں جو نصوص قرآنی کی صریح مخالفت کرتے ہیں۔ مثلا: نظریۂ حرکت زمین، انکار وجود آسمان، مشہور برٹش عالم طبیعیات چارلس ڈارون (Charles Daruein) (ولادت ۱۸۰۹ء وفات ۱۸۸۲ء) کا پیش کردہ حیاتیاتی ارتقا کا نظریہ۔ جس کا ماحصل یہ تھا کہ انسان جانور سے ترقی کرتے کرتے موجودہ حالت کو پہونچا۔ دو سو سال سے یہ نظریہ یورپ پر چھایا رہا۔ یہ نظریہ مکمل طور پر قیاس مع الفارق پر مبنی ہے جس کا بطلان اظہر من الشمس ہے۔ اس نظریہ نے انسان کو بندر کی ترقی یافتہ شکل قرار دیا جو انسانیت کی کھلی ہوئی توہین اور تذلیل ہے۔ اب سائنس دانوں کے یہاں بھی اس کا یہ نظریہ قابل رد ہو چکا ہے سائنس داں ایک طرف کہتے ہیں ہماری تحقیق کی بنیاد مشاہدات اور تجربات پر ہے مگر یہاں سراسر ظن و تخمین ہے۔ کس نے انسانوں کو جانور سے ترقی کرتے ہوئے دیکھا؟ اس کے برعکس اللہ تعالی کا فرمان ہے۔ لقد خلقنا الانسان من سلٰلة من طین۔ ہم نے انسان کو (یعنی انسان اول کو) کشید کی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔ (1) سورۂ تین میں فرمایا: لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ (سورۂ تین، آیت ۳)۔ ہم نے انسان کو سب سے خوبصورت پیکر میں پیدا کیا۔

نظریہ بگ بینگ (Big Bang Theory) سائنس دانوں کا یہ ماننا کہ تقریبا ۱۳ بلین سال پہلے خلا میں ایک انفجار (Explosion) ہوا اور اس کے نتیجے میں یہ موجودہ کائنات از خود وجود میں آئی۔ جب کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستة ایام (1)۔ بیشک تمھارا رب وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا فرمایا۔

پھر آسمان کی ابتدائی کیفیت کے بارے میں فرمایا کہ وہ دھواں کی شکل میں تھا ثم استوی الی السماء وھی دخان فقال لھا وللارض ائتیا طوعا او کرھا قالتا اتینا طائعین۔ فقضھن سبع سمٰوٰت فی یومین واوحی فی کل سماء امرھا وزینا السماء الدنیا بمصابیح وحفظا ذلک تقدیر العزیز العلیم (1)۔

پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا تو اس سے اور زمین سے فرمایا دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے۔ دونوں نے عرض کی ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے تو انھیں پورے سات آسمان کر دیا دو دن میں۔ اور ہر آسمان میں اسی کے کام کے احکام بھیجے۔ اور ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کر دیا اور نگہبانی کے لیے یہ اس عزت والے علم والے کا ٹھہرایا ہوا ہے۔

اس طرح کے اور بھی نظریات ہیں جن سے اتفاق کرنا ممکن نہیں جب تک کہ صحیح تطبیق کے ذریعے یہ نظریات موافق اسلام نہ بن جائیں۔ تاہم کلی طور پر سائنس کو رد کر دینا کسی بھی طرح درست نہیں۔ اس کی بہت سی تحقیقات نے فلسفۂ اسلامی کو عقلی سطح پر سمجھانا آسان کر دیا ہے۔

یہ بالواسطہ طور پر جدید علم کلام کا ظہور ہے۔ اب تک نقلی بنیادوں پر مذہب اور عقائد مذہب کی توجیہ کی جاتی رہی لیکن جدید سائنس نے اس کو ممکن بنایا کہ اب عقلی و سائنسی بنیادوں پر بھی خدا اور مذہب کی توجیہ ممکن ہے۔

نظریۂ توحید کے حق میں سائنسی اساس: سر آئزک نیوٹن (وفات 1727ء) کے زمانے سے یہ سمجھا جاتا رہا ہے کہ چار بنیادی طاقتیں (Forces) ہیں جو پوری کائنات کو کنٹرول کرتی ہیں۔ یہ نظریہ اٹھارہویں صدی سے بیسویں صدی کے نصف تک دنیا پر چھایا رہا۔ مشہور جرمن سائنٹسٹ البرٹ آئن اسٹائن (وفات 1955ء) نے اس تعداد کو گھٹانا چاہا لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ ڈاکٹر عبدالسلام (1926-1996ء)، شیلڈن گلیشو (Sheldon Glashow) اور اسٹون وائن برگ (Steven Weingberg) تینوں نوبل انعام یافتہ سائنس دانوں نے ۱۹۷۹ء میں خالص ریاضیاتی بنیاد پر یہ ثابت کیا کہ کائنات کو کنٹرول کرنے والی طاقتیں چار نہیں بلکہ تین ہیں۔ اس تحقیق پر ان کو فزکس کا نوبل پرائز دیا گیا۔

بعد کو نظریاتی فزکس کے مشہور برٹش سائنس داں اسٹفن ہاکنگ (1942-2018ء) نے اس تعداد کو مزید گھٹا دیا اور یہ ثابت کیا کہ کائنات کو کنٹرول کرنے والی طاقت صرف ایک ہے اس طاقت کو انہوں نے واحد ڈور تھیوری (single string theory) کا نام دیا ہے۔(1)

اس طرح خالص سائنٹفک ریسرچ کے ذریعہ یہ ثابت کرنا ممکن ہوا کہ ایک ہی وجود ہے جو اس کائنات کا نظم کر رہا ہے اور یہ نظریۂ توحید کا سائنسی اعتراف ہے جو اسلام کے حق میں سائنسی اساس فراہم کر رہا ہے۔ جاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مفتی محمد رضا قادری مصباحی نقشبندی

سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کرنا بھی عبادت ہے

از قلم:- مظہر علی نظامی علیمی
دارالعلوم رضویہ اہلسنت رستم پور، سنیچرا بازار سنت کبیر نگر یوپی

آج کل اسلامی لٹریچر اور کتابوں کے مطالعہ سے ہم اس قدر دور ہو گئے ہیں جیسے ہمیں اس کی ضرورت ہی نہیں، اگر کچھ مطالعہ کرنے والے ہیں بھی تو وہ پرانے اور معمر لوگ، نئی نسل کے لوگ اس کی اہمیت و افادیت سے بالکل ناآشنا نظر آتے ہیں، انھوں نے موبائل، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے استعمال کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا ہے، جبکہ مذکورہ آلات کا استعمال صرف اور صرف تفریح اور تضییع اوقات کے سامان اور شیطانی فریب کے سوا کچھ نہیں ہے، جبکہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ ایک طرح سے عبادت کی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ ہمیں ہمارے نبی کریم کی حیات طیبہ، اقوال، اعمال اور اخلاقی کردار کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کر کے ہی ہم ان کا عملی مظاہرہ اپنی زندگی میں کر سکتے ہیں اور ان کے سنتوں کی پیروی کر کے زندگی کے ہر شعبے میں ایک کامیاب انسان بن سکتے ہیں. سیرت نبوی کے مطالعہ سے ہمیں باریکی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارے میں جاننے کا موقع ملتا ہیں. ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کیسے ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بچپن سے جوانی تک صدق، عدل، رحمت، شفقت اور محبت کی ہمارے لیے زندہ مثال ہیں. ان کی پاک زندگی اور کردار کے ایسے واقعات سامنے اتے ہیں کہ جس کو پڑھ کر ہم سبق حاصل کرتے ہیں جو ہمارے لئے ایک کامیاب زندگی کا راستہ ہموار کرتے ہیں۔

سیرت نبی کا مطالعہ تاریخی و روحانی لحاظ سے بھی ہمارے لئے انتہائی نفع بخش ہے. کیونکہ یہ ہمارے لئے اسلامی تہذیب اور تاریخ کے اہم واقعات کی بھی وضاحت کرتا ہے. ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کیسے اسلامی تہذیب پوری دنیا میں پھیلی اور کیسے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت اور رہنمائی کی بدولت مسلمانوں نے تاریخ میں بڑی کامیابیاں حاصل کیں.

سیرت نبوی کا مطالعہ کر کے ہم ایک محبت اور روحانی علم حاصل کرتے ہیں اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اور روشنی سے مستفید ہوتے ہیں. سیرت نبوی کی واقعات سے ہمیں ایک محبت بھری عقیدت کا احساس ہوتا ہے اور ہم حضور ﷺ کے احسانات کا سوچ کر ان کا عملی حصہ بن کر مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں راحت و سکون حاصل ہوتا ہے. سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت محمد ﷺ کی حیات زندگی پر مشتمل کتب، احادیث اور روایات کا مطالعہ کرنا، اسلامی دینی علماء، عام مسلمانوں اور تاریخ شناسوں کے لئے اہمیت کا حامل ہے۔ سیرت نبوی کا مطالعہ، حضرت محمد ﷺ کے تمام جوانمردیوں، اخلاق، فکری اور دینی فہم کو سمجھنے کا ایک وسیع ترین اور تفصیلی مظہر و معلومات فراہم کرتا ہے۔ آیئے اسی ضمن میں مشکوۃ المصابیح کی ایک پڑھیں اور سمجھیں کی کس طرح محسن اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے اصحاب کرام کو مخاطب کر کے ہمیں تعلیم دیا اور بتایا کہ اگر انسان ان باتوں پر عمل کر لے تو وہ دونوں جہان میں ایک کامیاب ترین انسان بن کر باعزت زندگی گذار سکتا ہے۔

چنانچہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دس چیزوں کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: "اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا خواہ تجھے قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جائے، والدین کی نافرمانی نہ کرنا خواہ وہ تمہیں حکم دیں کہ تو اپنے اہل و مال سے الگ ہو جا، فرض نماز قصداً ترک نہ کرنا کیونکہ جس نے عمداً فرض نماز ترک کر دی تو اس سے اللہ کی امان ختم ہو گئی، شراب نہ پینا کیونکہ وہ ہر بے حیائی کی بنیاد ہے، معصیت سے بچتے رہنا کیونکہ معصیت اللہ کی ناراضی کا باعث بنتی ہے، میدان جہاد سے فرار نہ ہونا خواہ لوگ ہلاک ہو جائیں، جب لوگ (طاعون کی وجہ سے) موت کا شکار ہو جائیں اور تم ان میں موجود ہو تو پھر وہیں رہو، اپنی استطاعت کے مطابق اپنے مال میں سے اپنی اولاد پر خرچ کرو، ادب سکھانے کی خاطر ان سے کوئی سمجھوتہ نہ کرو (مارنے کی ضرورت پڑے تو مارو) اور اللہ کے بارے میں انہیں ڈراتے رہو۔"

اس حدیث کو احمد نے روایت کیا ہے۔

مذکورہ حدیث شریف میں وہ سب کچھ موجود ہے جو ہر انسان کی دنیوی اور اخروی زندگی کی ضرورت ہے، لہذا اسی حدیث مبارکہ پر اگر ہمارا عمل ہو جائے تو ہم ایک کامیاب، معزز، مضبوط، اور ایک فرمانبردار بیٹا، باپ، بھائی، حکیم، مدبر، مفکر، محسن، مصلح سب کچھ بن سکتے ہیں۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیرت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نیپال اردو ٹائمز NEPAL URDU TIMES
17/جمادی الثانی 1446ھ - مطابق 19/دسمبر2024ء بروز جمعرات

سادگی کی روشن مثال: مفتی عابد رضا برکاتی کی مثالی شادی

لکھیم پور (پریس ریلیز، رپورٹ: محمد شمیم احمد نوری مصباحی)

دینِ اسلام کی اصل تعلیمات اور روح پر مبنی ایک بے مثال اور مثالی شادی، جس نے سادگی، اخلاص، اور اسلامی اقدار کے نئے معیار قائم کیے، حالیہ دنوں مفتی عابد رضا برکاتی احسنی امجدی بن جناب مشتاق احمد برکاتی (ساکن: گووند نگر بھانپوری کھجریا تحصیل: پلیا کلاں، ضلع: لکھیم پور کھیری، یوپی) کی رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کی صورت میں وقوع پذیر ہوئی۔ اس تقریب نے دورِ حاضر کی فضول خرچیوں، غیر ضروری رواجی رسومات اور غیر اسلامی تقاضوں کے خلاف ایک روشن مثال پیش کی۔ یہ شادی عملی طور پر سادگی، قناعت، اور دین کے بنیادی اصولوں کا مظہر تھی، جس نے امت مسلمہ کے لیے رہنمائی کا راستہ کھول دیا۔

اس مبارک تقریب کی خاص بات یہ تھی کہ ہر پہلو میں سادگی کو مقدم رکھا گیا۔ شادی کی تقریب میں مہمانوں کے لیے انتہائی سادہ اور شایانِ شان انتظام کیا گیا، جہاں باراتیوں کے لیے صرف مٹھائی اور پانی کا اہتمام تھا۔ لڑکی والوں پر کھانے یا کسی قسم کے اضافی بوجھ ڈالنے سے سختی سے گریز کیا گیا، جو موجودہ دور کے معاشرتی بوجھوں کو کم کرنے کی ایک عملی کوشش تھی۔ تقریب مکمل طور پر غیر شرعی رسومات سے پاک تھی۔ نہ تو دولہا کے استقبال میں مبالغہ کیا گیا، نہ ہی جوتے چوری جیسی غیر ضروری اور لغو روایات کو شامل کیا گیا۔ ہر اقدام کو اسلامی اصول کے مطابق، سادگی کے دائرے میں رکھا گیا۔

دولہا اور ان کے خاندان نے مروجہ جہیز کی لعنت کو نہ صرف رد کیا بلکہ ایک مضبوط پیغام دیا کہ شادی جیسا مقدس بندھن مالی دباؤ اور فضول رواجوں سے آزاد ہونا چاہیے۔ یہ اقدام نہ صرف اسلامی تعلیمات کی پاسداری کا عکاس تھا بلکہ دیگر خاندانوں کے لیے ایک روشن مثال بھی بن گیا۔ اس تقریب میں نکاح مسجد میں منعقد کیا گیا، جو نہ صرف اسلامی تعلیمات کی پاسداری تھی بلکہ اس مقدس عمل کی روحانی مرکزیت کو بھی اجاگر کرتا تھا۔ اس سادہ مگر بابرکت تقریب نے موجودہ دور کے مسلمانوں کو یہ پیغام دیا کہ دین کی اصل روح پر عمل پیرا ہو کر زندگی کے اہم فیصلوں کو نہایت آسان اور بابرکت بنایا جا سکتا ہے۔

اس شادی کو مزید بابرکت بنانے کے لیے کئی اہم دینی شخصیات نے شرکت کی، جن میں شہزادہ حضور امین ملت، محبوب العلما حضرت مولانا سید محمد امان میاں قادری برکاتی ولی عہد سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ، اور شہزادہ حضور فقیہ ملت حضرت مفتی ازہار احمد امجدی مصباحی ازہری، مولانا محمد جاوید رضا برکاتی احسنی، مولانا توقیر رضا احسنی، مولانا سید اوصاف صاحب، مفتی نور محمد حسنی، مولانا نعمت علی صاحب، مولانا ارمان صاحب، مولانا نوشاد رضا صاحب و دیگر معروف علمائے کرام اور علاقے کے ائمہ کرام شامل تھے۔ ان بزرگ ہستیوں نے اس تقریب کو اسلامی اصولوں پر مبنی ایک مثالی شادی قرار دیا اور حاضرین کو اس طرزِ عمل کو اپنانے کی ترغیب دی۔ تقریب کے دوران مفتی عابد رضا احسنی کے اساتذہ، کرم فرما، اور احباب نے انہیں محبت اور دعاؤں کے ساتھ مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر ہر طرف دعائیہ کلمات اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا، جو اس تقریب کو مزید روحانی اور خوشگوار بنانے کا باعث بنے۔ اس مبارک تقریب میں مفتی عابد رضا احسنی کے سسر، جناب مبارک علی صاحب (جن کا تعلق ایک دیندار گھرانے سے ہے)، نے بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کی سادگی اور اسلامی اصولوں کی پاسداری نے اس شادی کو مزید مثالی بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی طرف سے تمام انتظامات میں دینداری اور سادگی کو فوقیت دی گئی، جو معاشرے کے لیے ایک مثال ہے۔

مفتی عابد رضا احسنی نہ صرف دینی علوم کے ماہر ہیں بلکہ تبلیغِ دین کے لیے سرگرم اور معاشرتی اصلاح کے داعی بھی ہیں۔ ان کی شادی اسلامی تعلیمات پر ان کے پختہ ایمان، اخلاص، اور سادگی کا مظہر تھی۔ ان کے اس عملی قدم نے یہ ثابت کیا کہ اگر ہم دین کے اصولوں کو اپنی زندگی میں نافذ کریں تو ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی خوشحالی اور برکتوں سے بھر سکتی ہے۔

یہ شادی ان تمام افراد کے لیے ایک روشن مثال ہے جو بے جا اخراجات، مہنگی تقریبات، اور غیر ضروری معاشرتی دباؤ کے باعث شادی کو مشکل تصور کرتے ہیں۔

مفتی عابد رضا احسنی کی شادی نے یہ پیغام دیا کہ سادگی اور اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف دنیا میں آسانیاں پیدا کی جا سکتی ہیں بلکہ آخرت کی کامیابی بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ان کا یہ اقدام سماج کی اصلاح کے لیے ایک روشن چراغ ہے، جو ہر مسلمان کو دین کی اصل روح کے مطابق زندگی گزارنے کی دعوت دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مفتی عابد رضا احسنی کی ازدواجی زندگی کو خوشیوں، برکتوں، اور سکون سے بھر دے اور ان کے اس اقدام کو پوری امت کے لیے ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

غلام محی الدین: جدوجہد کی روشن مثال

تحریر؛ مولانا محمد فضیل احمد نعمانی

کامیابی کا راستہ ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ یہ راستہ کبھی خوابوں کے چراغوں سے روشن ہوتا ہے، تو کبھی دشواریوں کی دھند سے ڈھک جاتا ہے۔ لیکن کامیابی ہمیشہ ان لوگوں کا مقدر بنتی ہے جو اپنی محنت اور حوصلے کے ذریعے ناممکن کو ممکن کر دکھاتے ہیں۔ غلام محی الدین، جو بی پی ایس سی ٹیئر 3 کے امتحان میں کامیابی کی منزل پر پہنچے، ان ہی لوگوں میں سے ایک ہیں۔ ان کی یہ کامیابی نہ صرف ان کی شخصیت کی مضبوطی کی عکاس ہے بلکہ یہ ثابت کرتی ہے کہ محنت، استقامت، اور عزم کے سامنے کوئی دیوار کھڑی نہیں رہ سکتی۔

بی پی ایس سی کا امتحان نہایت مشکل اور جانچ کا سخت مرحلہ ہے، جس میں نہ صرف قابلیت بلکہ صبر، مستقل مزاجی اور وقت کا بہترین انتظام بھی درکار ہوتا ہے۔ اس امتحان میں شرکت کرنے والے لاکھوں امیدوار، گہری تیاری اور انتھک محنت کے باوجود، اکثر ناکامی کا سامنا کرتے ہیں۔ سوالات کی گہرائی، وقت کی قلت، اور مقابلے کی شدت ایسے عوامل ہیں جو اس امتحان کو ایک چیلنجنگ میدان بناتے ہیں۔

غلام محی الدین نے ان تمام چیلنجز کو نہ صرف قبول کیا بلکہ اپنی استقامت اور حکمتِ عملی سے ان پر قابو پایا۔ انہوں نے ثابت کر دیا کہ صرف قابلیت کافی نہیں، بلکہ ایک پختہ ارادہ اور مسلسل محنت بھی کامیابی کی کنجی ہے۔ تعلیمی سفر میں غلام محی الدین کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، وہ معمولی نہیں تھیں۔ محدود وسائل، مالی مشکلات، اور بعض مواقع پر سماجی مخالفت نے ان کا راستہ روکنے کی کوشش کی، مگر ان کے عزم نے ان تمام رکاوٹوں کو راستے کا حصہ سمجھ کر عبور کر لیا۔

بی پی ایس سی جیسے امتحانات میں ناکامی کا خوف اور مسلسل دباؤ اکثر امیدواروں کے لیے مایوسی کا باعث بن جاتا ہے، مگر غلام محی الدین نے ان حالات میں بھی اپنے حوصلے کو پست نہ ہونے دیا۔ انہوں نے نہ صرف اپنی تعلیم جاری رکھی بلکہ خود کو ہر دن مزید بہتر بنانے کی کوشش کی۔

غلام محی الدین کی کہانی صرف انفرادی کامیابی کی داستان نہیں، بلکہ یہ سماج کے ان تمام نوجوانوں کے لیے ایک سبق ہے جو اپنے خوابوں کو حقیقت کا روپ دینے کے لیے کوشاں ہیں۔ ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھنے والے غلام محی الدین نے اپنی تعلیم کے دوران بے شمار مشکلات کا سامنا کیا۔ کبھی مالی مسائل ان کے حوصلے کا امتحان لیتے، تو کبھی سماج کی روایتی بے اعتنائی ان کے راستے میں رکاوٹ بنتی۔ مگر انہوں نے کبھی بھی ان رکاوٹوں کو اپنی منزل سے دور نہیں ہونے دیا۔

ان کے لیے سب سے بڑا چیلنج یہ تھا کہ سماج کی نظریں ان پر تھیں، ایک ایسا سماج جو کامیابی سے پہلے انسان کو ہر طرح سے پرکھتا ہے۔ لیکن غلام محی الدین نے ان تمام سوالوں کا جواب اپنے عمل سے دیا۔ انہوں نے ثابت کر دیا کہ مخالفت کا سب سے مؤثر جواب کامیابی کی صورت میں دیا جا سکتا ہے۔

بی پی ایس سی جیسے مشکل امتحان کو پاس کرنے کے لیے نہ صرف گہری علمی صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ مسلسل محنت اور ذہنی دباؤ سے نمٹنے کا حوصلہ بھی چاہیے۔ غلام محی الدین نے یہ سب اپنے عزم اور لگن کے ذریعے حاصل کیا۔ انہوں نے اپنی تعلیم کو کسی بھی حال میں جاری رکھا، چاہے حالات جتنے بھی ناموافق کیوں نہ ہوں۔ دن رات کی محنت، قربانیاں، اور زندگی کی دیگر آسائشوں کو پسِ پشت ڈال کر وہ اس مقام پر پہنچے ہیں جہاں آج پورا سماج ان پر فخر کر رہا ہے۔

یہ کامیابی ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ تعلیم کسی بھی فرد کو بلند مقام تک پہنچا سکتی ہے، بشرطیکہ اس کے ساتھ مستقل مزاجی اور عزم شامل ہو۔ غلام محی الدین کی کامیابی محض ان کی اپنی نہیں، بلکہ یہ ان تمام لوگوں کے لیے ایک روشنی ہے جو خواب دیکھنے کی ہمت کرتے ہیں۔ ان کا یہ سفر بتاتا ہے کہ جدوجہد کبھی رائیگاں نہیں جاتی اور جو لوگ اپنی منزل کے لیے مخلص ہوتے ہیں، کامیابی ان کے قدموں میں جھک جاتی ہے۔

یہ حقیقت بھی ناقابلِ انکار ہے کہ ایسے افراد نہ صرف اپنی ذاتی کامیابیوں کے لیے قابلِ ستائش ہیں بلکہ وہ سماج کے لیے بھی مشعلِ راہ بنتے ہیں۔ غلام محی الدین کی کامیابی اس بات کا اعلان ہے کہ ہماری نئی نسل میں وہ قابلیت اور صلاحیت موجود ہے جو دنیا کے کسی بھی چیلنج کا سامنا کر سکتی ہے۔

آج، جب وہ اس منزل پر کھڑے ہیں، تو یہ ضروری ہے کہ ہم ان کے سفر کو فراموش نہ کریں۔ ان کی محنت، ان کی قربانیاں، اور ان کا عزم ہمارے لیے تحریک ہیں۔ وہ نہ صرف اپنے خاندان بلکہ پورے سماج کے لیے فخر کا باعث بنے ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ غلام محی الدین کی یہ کامیابی ان کے سفر کا اختتام نہیں بلکہ ایک نئے باب کا آغاز ہے۔ وہ مستقبل میں بھی کامیابی کے نئے جھنڈے گاڑیں گے اور اپنی محنت سے مزید بلندیاں حاصل کریں گے۔ نیپال اردو ٹائمز

تلاوت قرآن مجید کے فضائل و آداب

اللہ رب العزت نے اپنے محبوب مکرم خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر جو کتاب نازل فرمائی اسے ہم "قرآن مجید" کے نام سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔ یوں تو دیگر کتابوں کی طرح یہ بھی ایک کتاب ہے، لیکن اس کی شان ہی نرالی ہے۔ یہ صرف ایک کتاب ہی نہیں بلکہ رشد و ہدایت کا سرچشمہ بھی ہے، اس کا پیغام اگر قلب و روح کو مسحور کرتا ہے تو عقل و خرد کو لذت جستجو بھی بخشتا ہے۔ اس کی تعلیم انسان کو خود شناس بھی بناتی ہے اور خدا شناس بھی۔ یہ وہ مبارک کتاب ہے جس کا پڑھنا، سننا، دیکھنا، چھونا، چومنا سب باعث رحمت و برکت ہے۔ اللہ رب العزت اس کتاب کی عظمت و رفعت کی طرف انسانوں کی توجہ مبذول کراتے ہوئے فرماتا ہے: يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ (سورہ یونس:۵۸)

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے۔

قرآن مقدس کتاب ہدایت و رحمت و مغفرت ہے، اسی لئے اس کی تلاوت کی بڑی تاکیدیں آئی ہیں اور تلاوت کرنے پر احادیث کریمہ میں بے شمار فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔ سطور ذیل میں چند احادیث پیش کی جا رہی ہیں:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضى الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ. رواه مسلم"{۸۰۴}

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قرآن مجید پڑھا کرو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا۔"

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضى الله عنهما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لاَ أَقُوْلُ: الم؛ حَرْفٌ، وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلاَمٌ حَرْفٌ، وَمِيْمٌ حَرْفٌ. رواه الترمذي{۲۹۱۰}

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا، اس کے لئے اس کے بدلہ میں ایک نیکی ہے اور یہ ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (گویا صرف الم پڑھنے سے تیس نیکیاں مل جاتی ہیں)۔

عَنْ أنس رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِصلى الله عليه وآله وسلم: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلُ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طيب و لا ريح لها.{سنن ابی داوود:۴۸۲۹}

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہء مومن قرآن مجید پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال مالٹا کی طرح (عرب کے ایک) لذیذ پھل کی سی ہے جس کی خوشبو بھی اچھی اور مزہ بھی خوب اور پاکیزہ ہوتا ہے۔ اور وہ بندہء مومن جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال خشک کھجور کی سی ہے جس میں خوشبو تو نہیں ہوتی البتہ ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔۔۔۔

عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِصلى الله عليه وآله وسلم: الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ،وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ.وَفِي رِوايَةٍ: وَالَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ لَهُ أَجْرَانِ. متفق عليه و هذا لفظ مسلم.{۷۹۸}

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید کا ماہر معزز و محترم فرشتوں اور معظم و مکرّم انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہو گا اور وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہو لیکن اس میں اٹکتا ہو اور (پڑھنا) اس پر (کند ذہن یا موٹی زبان ہونے کی وجہ سے) مشکل ہو اس کے لئے بھی دوگنا اجر ہے۔ "ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہے حالانکہ یہ پڑھنا اس کے لئے سخت مشکل ہو، اس کے لئے دو اجر ہیں۔

قرآن مجید کی تلاوت کا اولین مقصد انسان کی اصلاح ہے۔ اور یہ مقصد کماحقہ تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب تلاوت کے آداب و شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے قرآن کریم کو پڑھا جائے۔ تلاوت قرآن کے جو آداب سلف صالحین سے منقول ہیں اور جن کی پابندی کرنے سے قرآن کریم سے فیضاب ہونے کے دروازے کھل جاتے ہیں، انھیں مختصرا ذکر کیا جاتا ہے:

۱۔ جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کا ارادہ کرے اس کو چاہیے کہ اپنے منھ کو ہر قسم کی بدبو سے اچھی طرح صاف کر لے، کیوں کہ تلاوت کے دوران فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بدبو سے ان کو اذیت ہوتی ہے،

۲۔ افضل یہ ہے کہ باوضو ہو اور قرآن پاک کو دیکھ کر پڑھے لیکن اگر زبانی پڑھ رہا ہو تو بے وضو بھی پڑھ سکتا ہے۔ البتہ یہ خلاف اولی ہے، تلاوت قرآن کے لئے حدث اکبر سے پاک ہونا شرط ہے، ناپاک مرد و عورت اور حیض یا نفاس والی عورت کو تلاوت کی نیت سے قرآن پڑھنا حرام ہے۔ استحاضہ والی عورت بے وضو کے حکم میں ہے،

۳۔ تلاوت کسی پاک و صاف جگہ بیٹھ کر کرے، ۴۔ مرد کے لئے بہتر ہے کہ مسجد میں تلاوت کرے، ۵۔ تلاوت کے وقت سر کو ڈھانک لے، ۶۔ خشوع و خضوع، حضور قلب اور ادب کے ساتھ تلاوت کرے، ۷۔ دوران تلاوت رو بقبلہ ہو تو زیادہ بہتر ہے، ۸۔ تلاوت سے قبل اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھے۔

۹۔ خوش الحانی کے ساتھ آہستہ آہستہ، ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرے، حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن پاک کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے، الحمد للہ رب العٰلمین پڑھتے، پھر ٹھہر جاتے، پھر الرحمن الرحیم پڑھتے پھر ٹھہر جاتے، پھر ملک یوم الدین پڑھتے۔ (ترمذی شریف: ص۴۱۵)

۱۰۔ اگر تنہا ہو تو متوسط آواز میں تلاوت کرے، اور اگر قرات سے ریاکاری کا اندیشہ ہو یا کسی کی نماز میں خلل پڑتا ہو یا لوگ بھی تلاوت کر رہے ہوں تو پست آواز میں تلاوت کرے،

۱۱۔ دوران تلاوت اپنی نظر اور توجہ کو قرآن پاک کی طرف جمائے رکھے، ادھر ادھر نہ دیکھے، باتیں کرنے، ہنسنے یا مذاق کرنے سے مکمل پرہیز کرے،

۱۲۔ دوران تلاوت اگر آیت سجدہ پڑھے اور سجدہ کرنا ممکن ہو تو اسی وقت سجدہ کر لے، کیوں کہ تاخیر کرنے پر بھولنے کا امکان ہے۔

۱۳۔ تلاوت کے وقت قرآن پاک کے معانی و مفاہیم کو سمجھنے کی کوشش کرے، اس کے ہر خطاب میں تصور کرے کہ میں ہی مخاطب ہوں، اگر کوئی امر یا نہی سنے تو اپنے اوپر تصور کرے، بشارت کی آیات پڑھے تو چہرے پر بشاشت لاءے اور وعید و غضب کی آیات پڑھے تو رونددھی صورت بنا لے۔ اس لیے کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: اتلوا القرآن وابکوا فان لم تبکوا فتبا کوا یعنی قرآن کریم کی تلاوت کرو اور روؤ اور اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنا لو۔

۱۴۔ جب تک دل جمے تلاوت کرتا رہے اور جب دل میں اکتاہٹ ہو یا توجہ بھٹکنے لگے تو تلاوت کو موقوف کر دے۔

اگر مذکورہ آداب کی رعایت کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کی جاءے تو بعد تلاوت ذہن و فکر میں ایسے اثرات مرتب ہوں گے جنھیں لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

کتنی مدت میں قرآن کریم ختم (مکمل) کرے؟

حضور سرکار نور سید شاہ ابو الحسین احمد نوری علیہ الرحمہ سراج العوارف میں تحریر فرماتے ہیں:

"قرآن مجید کی تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس دن سے زیادہ اور تین دن سے کم میں ختم نہیں کرنا چاہیے۔ باقی اپنا اختیار ہے کہ ہفتہ بھر میں ختم کرے یا مہینے بھر میں۔ ہفتہ بھر میں ختم کرنے کے لیے منزل "فمی بشوق" مشہور ہے اور تین روز میں ختم کرنے کے لیے "فیل"۔ فمی بشوق میں سورۂ فاتحہ سے سورہ مائدہ تک، پھر مائدہ سے سورۂ یونس تک، پھر یونس سے سورۂ بنی اسرائیل تک، پھر بنی اسرائیل سے سورہ شعرا تک، اور شعرا سے والصافات تک اور والصافات سے سورہ ق تک اور قؔ سے آخر قرآن تک۔ اور "فیل" میں سورۂ فاتحہ سے سورۂ یونس تک اور سورہ یونس سے سورۂ لقمان تک اور سورۂ لقمان سے آخر قرآن تک اور بعض کے نزدیک اس کے خلاف ہے یعنی سورہ فاتحہ سے یونس تک اور یونس سے سورہ روم تک اور روم سے آخر قرآن تک۔

ایک دوسرا ہفتہ وار طریقہ بھی ہے جس کو احزاب کہتے ہیں۔ وہ جلالی ہے اور وہ یہ ہے کہ فاتحہ سے انعام تک اور انعام سے یونس تک اور یونس سے طٰہٰ تک اور طٰہٰ سے عنکبوت تک، عنکبوت سے زمر تک اور زمر سے والصافات تک اور والصافات سے آخر قرآن تک۔ اس کے حرفوں کا مجموعہ "فایطفرو" ہے

اور ایک طریقہ یہ ہے کہ روزانہ سوا پارہ پڑھے اور چوبیس دن میں ختم کرے۔ یہ طریقہ دینی و دنیوی حاجات کے پورا کرنے میں مارہرہ شریف کے خاندان کا دستور اور سیدنا شاہ آل محمد قدس سرہٗ العزیز کا معمول تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

اور ایک دوسرا طریقہ ہے جو فقیر پڑھا کرتا ہے کہ سورت سے سورت ہی پر ختم ہوتا ہے اور سوا پارہ یومیہ پڑتا ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلے دن فاتحہ اور بقر دوسرے دن آل عمران تیسرے دن نسا چوتھے دن مائدہ پانچویں دن انعام چھٹے دن اعراف ساتویں دن انفال اور توبہ آٹھویں دن یونس تا ہود اور اسی طرح یوسف تا ابراہیم پھر حجر تا نحل اور بنی اسرائیل تا کہف اور مریم تا انبیا اور حج تا نور اور فرقان تا نمل اور قصص تا روم اور لقمان تا سبا اور فاطر تا ص اور زمر تا سجدہ اور شعرا تا جاثیہ اور احقاف تا والنجم اور قمر تا ممتحنہ اور صف تا مدثر اور قیامہ تا آخر قرآن۔" (سراج العوارف: ساتواں لمعہ، چوتھا نور، ص:۱۹۰)

ایک ہفتہ میں قرآن مجید ختم کرنے کا ایک یہ بھی طریقہ بیان کیا گیا ہے، اس طریقہ پر اگر جمعہ کے دن سے تلاوت شروع کرے تو جمعرات تک قرآن مجید ختم ہو جائے گا۔ اس کی ترتیب یہ ہے:

بروزجمعہ سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ سے سُوْرَۃُ الْمَآئِدَہ تک، بروزہفتہ سُوْرَۃُ الْاَنْعَام سے سُوْرَۃُ التَّوْبَہ تک، بروزاتوار سُوْرَۃُ یُوْنُس سے سُوْرَۃُمَرْیَم تک، بروزپیر سُوْرَۃُ طٰہٰ سے سُوْرَۃُ الْقَصَص تک، بروزمنگل سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوت سے سُوْرَۃُ صٓ تک، بروزبدھ سُوْرَۃُ الزُّمَرُ سے سُوْرَۃُالرَّحْمٰن تک، بروزجمعرات سُوْرَۃُ الْوَاقِعَہ سے سُوْرَۃُ النَّاس تک۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے، سمجھ کر پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ و آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم۔

از: توحید احمد برکاتی
جامعہ سراج العلوم برگدہی مہراج گنج

ہر سال کی طرح امسال بھی ہوا زخم تازہ مگر

از: جاوید اختر بھارتی

بابری مسجد کے اندر 1949 میں مورتیاں رکھی گئیں، پھر مسجد میں تالا لگادیا گیا، نماز پڑھنے پر پابندی عائد کردی گئی مقدمہ چلتا رہا عدالت میں دلائل اور ثبوت پیش ہوتے رہے اور بحث و مباحثہ ہوتا رہا 1986 میں تالا کھول دیا گیا اور پوجاپاٹ کرنے کی اجازت دے دی گئی اور 6 دسمبر 1992 کو بابری مسجد کو فرقہ پرستوں نے، انسانیت کے دشمنوں نے شہید کر دیا مسلمان خون کے آنسو روئے ملک بھر میں فسادات کی لہر چل پڑی بے شمار لوگوں کی جانیں چلی گئیں، نہ جانے کتنی گودیاں اجڑ گئیں، بے شمار ماں بہنوں کی مانگ کا سیندور مٹ گیا، بے شمار بچے یتیم ہوگئے بھائی نے بہن اور بہن نے بھائی کھویا، باپ نے بیٹا اور بیٹے نے باپ کھویا، ماں نے بیٹی اور بیٹا اور بیٹے و بیٹی نے ماں کھویا آج بھی جب 6 دسمبر آتا ہے تو زخم ہرا ہو جاتا ہے اس وقت ملک میں جو ماحول تھا وہ سب کچھ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے جلتے ہوئے مکان، سلگتی ہوئی دکان، سڑکیں ویران، خوف وہراس کا منظر سب کچھ یاد آجاتا ہے دل سے آہ بھی نکلتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بھی نکلتا ہے لیکن آج بھی مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد ہے جو مساجد کو آباد کرنے کی فکر نہیں رکھتی آج بھی نمازیں قضاء کرتے ہیں اور فیشن کے طور پر سوشل میڈیا پر بابری مسجد کا اسٹیٹس لگاتے ہیں کاش انہیں بابری مسجد کی فریاد سنائی دیتی کبھی سنجیدگی کے ساتھ غور فکر کرتے تو ضرور احساس ہوتا کہ 6 دسمبر کا دن یوم سیاہ ہے تو یوم احتساب بھی ہے ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ جس بابری مسجد کی شہادت کو یاد کرکے ہم اسٹیٹس لگارہے ہیں تو کیا واقعی نمازیں قضاء کرکے ہمیں بابری مسجد کا اسٹیٹس لگانے کا حق ہے؟

بابری مسجد کے نام پر سیاست بھی ہوئی بے شمار لوگوں کی سیاست چمک گئی، کار اور بنگلہ ہو گیا، حکومت تک رسائی ہوگئی دولت کا انبار لگالیا بابری مسجد کے نام پر کئی کمیٹیاں بن گئیں لوگ بڑے بڑے لیڈر بن گئے لیکن بابری مسجد نہیں رہی،، بی جے پی نے اقتدار میں آنے کے لئے بابری مسجد اور رام مندر کا مسلہ کھڑا کیا اور رام مندر کا دعویٰ کرکے اقتدار میں آئی اور اب اقتدار میں بنے رہنے کے لئے تمام مساجد کے سروے اور کھدائی کرنے کا نعرہ لگاتی ہے، عدالتوں میں عرضی داخل کرتی ہے اور عدالت کا رویہ بھی ایسا ہے کہ فرقہ پرست طاقتوں کو حوصلہ ملتا ہے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سابق چیف جسٹس چندر چوڑ نے بھی گل کھلایا ہے ان کی کارکردگی سے آئین کو نقصان پہنچا ہے، جمہوریت کے دامن پر بدنما داغ لگا ہے انہوں نے ہی تین ججوں کی بنچ کی سربراہی کرتے ہوئے 2022 میں گیان واپی جامع مسجد کیس کی شنوائی کے دوران ایک اہم رولنگ دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ صحیح ہے کہ تحفظ مذہبی مقامات ایکٹ 1991 کی رو سے جو مذہبی مقامات 15 اگست 1947 کو جس طرح کا تھا ویسا ہی رہے گا مگر اس کی تاریخی نوعیت جاننے کا حق حاصل ہے لہٰذا سروے پر روک نہیں لگائی جاسکتی اور نچلی عدالت کا سروے کا فیصلہ درست ہے،، دراصل اسی نظیر کا فائدہ اٹھاکر نچلی عدالتیں اس طرح کا آرڈر پاس کررہی ہیں،، جس کی وجہ سے ملک میں گنگا جمنی تہذیب کا تانا بانا بکھر رہا ہے اب ضروری ہے کہ سپریم کورٹ واضح طور پر یہ حکم صادر کرے کہ مذہبی مقامات ایکٹ کے ہوتے ہوئے ذیلی عدالتیں مذہبی مقامات سے متعلق کوئی بھی درخواست منظور نہ کریں تبھی یہ سلسلہ بند ہوسکے گا،، جس سول جج نے سنبھل کی تاریخی جامع مسجد کے معاملے میں انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ فیصلہ دیا اور جس کے نتیجے میں حالات خراب ہوئے اور جانیں گئیں ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کو اسے فوری طور پر معطل کر جواب طلب کرنا چاہئے کیونکہ مسلمانوں کے صبر کا پیمانہ دھیرے دھیرے لبریز ہوتا جارہا ہے اور ابو نہ تو کسی بھی مذہبی عبادت گاہ کو کھونے کے لئے تیار ہیں اور نہ ہی ذلت کی زندگی گزارنے کو،، ذیلی عدالتوں کے ججوں کے طرز عمل اور سنبھل میں جو کچھ ہوا اس پر جہاں بہت سے علماء، صحافیوں اور دانشوروں نے رد عمل ظاہر کیا وہیں ٹریڈ کے فیضان صاحب کا دلائل و ثبوت سے لبریز رد عمل سامنے آیا راقم الحروف نے شکریئے کے ساتھ موصوف کے رد عمل کا کچھ حصہ اپنے مضمون میں شامل بھی کیا ہے موصوف نے اپنے رد عمل میں یہ بھی کہا ہے کہ موجودہ سارے مسائل سیاسی ہیں،، یہ بات راقم الحروف بھی بار بار تحریر کرچکا ہے کہ یہ سارے مسائل سیاسی ہیں اور سیاست سے ہی حل ہوگا یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ کہا جاتا ہے کہ اس ملک میں مسلمانوں کی تعداد بیس کروڑ ہے پچیس کروڑ ہے مگر پھر بھی مسلمانوں کا کوئی سیاسی قائد نہیں اگر دو کٹگری میں بانٹ کر دیکھا جائے یعنی بیک ورڈ فارورڈ تو دونوں ہی سیاسی قیادت سے محروم ہیں ایک بات اور ہے کہ فارورڈ مسلمانوں کے اندر بہت حد تک سیاسی شعور ہے لیکن بیک ورڈ مسلمان تو اس سے بھی محروم ہے اسی لئے مسلمانوں کے تعلق سے جب بھی کوئی مسلہ درپیش آتا ہے تو کوئی سیاسی قائد نہیں ہوتا اور یہ بات کچھ علماء کرام، کچھ صحافی حضرات اور کچھ دانشور طبقے کو احساس ہے لیکن اجتماعی طور پر احساس نہیں ہے جبکہ یہ احساس آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ اور جمعیۃ العلماء ہند کو ہونا چاہئے مگر اس میں سے ایک تنظیم کو تو ذرہ برابر احساس نہیں ہے اور دوسری تنظیم مسلم سیاسی قیادت کی سخت مخالف ہے اور یہ تنظیم خود کو غیر سیاسی بھی کہتی ہے اور انتخابات میں نام نہاد سیکولر پارٹیوں کی حمایت بھی کرتی ہے یعنی گڑ کھاتی ہے اور کہتی ہے کہ ہمیں غلغلہ بالکل پسند نہیں،، آج اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی سیاسی پلیٹ فارم تشکیل دینے کی فکر نہیں بس عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا اور ریلف کا سامان تقسیم کرنا مسلے کا حل سمجھتی ہے اور کھل کر سیاست کرنے کو آج بھی شجر ممنوعہ مانتی ہے اب بتائیے کہاں سے اور کیسے مسلمانوں کے مسائل حل ہوں گے،، دوسری بات ہر سال چھ دسمبر آتا ہے اور زخم ہرا ہوجاتا ہے بابری مسجد کی شہادت کے بتیس سال ہوگئے مگر آج بھی ہم اسی راہ پر چل رہے ہیں کہ حالات ساز گار ہیں تو مسلکی مسجد اور حالات ناخوشگوار ہیں تو مسلمانوں کی مسجد اور آج بھی مسلکی شدت پسندی اس قدر زور پکڑ رہی ہے کہ کبھی کبھی اندیشہ ہوتا ہے کہ مستقبل میں حی علی الصلوٰۃ و حی علی الفلاح کے بعد کہیں فلاں بن فلاں کا لفظ نہ بڑھادیا جائے کیونکہ آج بھی بڑی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جو مسجدوں میں مسلک کی بنیاد پر داخل ہوتے ہیں اور مسلک و فرقہ کی بنیاد پر داخل ہونے دیتے ہیں آج بھی بہت سی مسجدیں اہلسنت والجماعت، جمیعت اہلحدیث اور احناف کے نام سے سجائی گئی ہیں آخر اس طرح کے نام مساجد کے دروازے اور دیواروں پر لکھنا کس بات کی نشاندہی کرتا ہے،، جب مسلمان ہی مسلمان کی مساجد کا مخالف ہے تو غیر ہماری مساجد سے کیوں ہمدردی رکھے گا بتیس سال سے ہم ہر سال چھ دسمبر کو یوم سیاہ مناتے ہیں اور زخم تازہ ہوجاتا ہے مگر کبھی ہم اپنے مذکورہ کاموں پر غور کرتے ہیں اگر کرتے ہیں تو مساجد کو کیوں ہم نے بانٹ کر رکھا ہے اور جب بانٹ کر رکھنے کے ہم حامی اور ہمارا یہ طریقہ صحیح ہے تو پھر بابری مسجد کی شہادت کا غم سب کو کیوں ہے؟ نہ جانے وہ کس مسلک کے ماننے والوں کی تھی،، خدارا اب سے ہوش کے ناخن لیں اور مسلکی شدت پسندی سے پرہیز کریں ورنہ اب تو لائن لگی ہوئی ہے ہر ہفتے میں کسی نہ کسی مسجد پر دعویٰ ٹھونکا جارہا ہے اور سروے و کھدائی کا مطالبہ کیا جارہا ہے-

javedbharti508@gmail.com

مدرسۃ المدینہ اعظم گڑھ میں حضرت مفتی نسیم احمد مصباحی صاحب (مفتی اشرفیہ مبارک پور) کی آمد اور خصوصی خطاب

اعظم گڑھ (پریس ریلیز، محمد شمیم احمد نوری مصباحی)

الحمدللہ! مدرسۃ المدینہ اعظم گڑھ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سینئر استاذ معروف ع عالم دین وفقیہ حضرت علامہ مفتی نسیم احمد مصباحی صاحب نے مدرسہ کا دورہ فرمایا۔ مفتی صاحب کی آمد پر مدرسے کے اساتذہ، طلبہ، اور انتظامیہ نے خوش دلی سے استقبال کیا۔

حضرت مفتی صاحب نے مدرسے کی تعلیمی خدمات کا تفصیلی جائزہ لیا اور قرآن و سنت کی روشنی میں علم دین کی اشاعت کے لیے مدرسۃ المدینہ فیضان صدیق اکبر اعظم گڑھ کے خدمات وکارکردگی پر مسرت اور اطمینان کا اظہار کیا۔ آپ نے مدرسے کے طلبہ کی محنت، اساتذہ کی لگن، اور انتظامیہ کی کاوشوں کو خوب سراہا۔

بعد ازاں، مفتی صاحب نے طلبہ اور حاضرین سے ایک ایمان افروز خطاب کیا جس میں قرآن کی عظمت اور اس سے وابستگی کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے تلاوت قرآن، تعلیم و تعلم قرآن، اور حفظ قرآن کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا وہ عظیم کلام ہے جو قیامت تک انسانیت کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اس کی تلاوت دلوں کو سکون، روح کو پاکیزگی، اور زندگی کو روشنی عطا کرتی ہے۔ جو شخص قرآن کو یاد کرتا ہے، اس کے والدین کو قیامت کے دن عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔"

آپ نے قرآن پڑھنے اور پڑھانے والوں کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے پسندیدہ بندے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔"

مفتی صاحب نے قرآن کو یاد کرکے بھول جانے والوں کے لیے نبی کریم ﷺ کی وعید کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ ایسے لوگ اللہ کی بارگاہ میں سخت باز پرس کے مستحق ہوں گے۔ آپ نے طلبہ کو نصیحت کی کہ وہ قرآن پاک کو یاد کریں، اس کے معانی کو بھی سمجھنے کی کوشش کریں، اور اپنی زندگی کو اس کی تعلیمات کے مطابق ڈھالیں۔

مفتی صاحب نے تمام طلبہ اور اساتذہ کو یہ تاکید فرمائی کہ وہ قرآن کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کریں اور اس کی خدمت کو اپنی زندگی کا مقصد بنائیں۔

مدرسۃ المدینہ اعظم گڑھ کے ناظم حضرت مولانا اقبال حسین صاحب مصباحی، ڈویژن نگراں جناب ابو طلحہ عطاری و ڈسٹرکٹ نگراں کوثر عطاری صاحبان وجملہ اساتذہ مدرسۃ المدینہ اعظم گڑھ نے حضرت مفتی صاحب کا شکریہ ادا کیا اور ان کے اس بابرکت خطاب کو اپنے لیے ہدایت ورہنمائی کا ذریعہ قرار دیا۔ مفتی صاحب کی یہ آمد مدرسے کے لیے نہایت باعث برکت اور طلبہ کے لیے عظیم حوصلہ افزائی کا سبب بنی۔

آخرمین قبلہ مفتی صاحب نے امیر دعوت اسلامی وجملہ مبلغین اور مدارس المدینہ کے ذمہ داران، اساتذہ وارکان نیز جملہ مسلمانانِ عالَم کی صلاح وفلاح کے لیے دعا کی-

آہ علم وادب کا شمع فروزاں نہیں رہا

قطری ٹائم سات بجے کے قریب جب واٹس ایپ کھولا تو حضور اشرف العلما فاؤنڈیشن میں دیکھا کہ خطیب ہند و نیپال حضرت علامہ مولانا امام الدین قادری گلاپوری صاحب قبلہ کی وائس سنا، جیسے ہی یہ اندوہ ناک خبر سنا کہ استاذ محترم شیر بلیا خطیب اہل سنت استاذہ العلما و الفضلاء حضرت علامہ مولانا الیاس نوری مصباحی دامت برکاتہم العالیہ داغ مفارقت دے گئے، تو فورا دل و دماغ جھنجھلا گیا اور زبان پہ جاری ہوا کہ

آہ علم وادب کا شمع فروزاں نہیں رہا

خیر یہ دنیا دار فانی ہے، یہاں سے ہر ایک کو دار بقا کی طرف کوچ کرنا ہے۔

یقینا یہ اہل سنت و جماعت اور بالخصوص اہل گلاب پور و مضافات کے لیے حلقہ اربابِ علم وادب بہت بڑی خلا کے مانند ہے۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ اقدس میں دعا گو ہوں کہ مولی تعالی اپنے پیارے حبیب صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے حضرت کو غریق رحمت فرمائے اور ان کے اہل خانہ اور ان کے لواحقین، متعلقین، محبین، مخلصین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم شیر بلیا، استاذ العلما و الفقہاء حضرت علامہ مولانا محمد الیاس نوری مصباحی علیہ الرحمۃ والرضوان

مختصر تعارف

نام ونسب:

محمد الیاس نوری ابن محمد مسلم انصاری ابن نور محمد مرحوم

لقب:

شیر بلیا، خطیب بلیا

ولادت:

گلاب پور سواکٹیا، منر اسوا نگر پالیکا وارڈ نمبر 8 کے شریف اور اعلی خاندان میں آپ کی ولادت با سعادت 1956ء میں ہوئی۔

تعلیم وتربیت:

ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے مدرسہ مظہر العلوم میں ہوئی، اس کے بعد دار العلوم جبل پور چلے گئے، پھر دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی، اس کے بعد جامعہ اشرفیہ مبارک پور گئے اور وہیں سے 1986ء میں سند فضیلت اور رسم دستار بندی سے سرفراز کئے گئے۔

فراغت کے بعد دارالعلوم سرکار آسی سکندرپور بلیا یوپی میں بحالی ہوئی تب سے اب تک تقریبا 39 سالوں سے مسلسل وہیں پہ درس وتدریس کے فرائض انجام دے رہے تھے۔

آپ وہاں شیخ الادب کے عہدہ پر فائز تھے، جہاں آپ اعدادیہ تا عالمیت سبھی درجے کی کتابیں بآسانی بحسن وخوبی طلبہ کو پڑھاتے تھے۔

اساتذہ کرام:

حضرت حنیف ملت علیہ الرحمہ گلاب پور، شان نیپال حضرت مفتی محمد مصلح الدین قادری گلاب پور، حضرت مفتی محمد نجم الدین قادری بیلا شہزاد حنیف ملت، علامہ عبد الشکور صاحب جامعہ اشرفیہ، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفے صاحب، علامہ نصیر ملت جامعہ اشرفیہ مبارک پور۔

مایہ ناز تلامذہ:

حضرت مفتی محمود اختر مصباحی تلسیا ہی قاضی شہر رائے بریلی یوپی، حضرت علامہ صغیر عالم پرنسپل مظہر اسلام بریلی شریف، حضرت مولانا مفتی محمد عبد الحق خیر وا، حضرت مولانا نظام الدین قادری صدر المدرسین اسلامی یتیم خانہ پر یہار ضلع سیتا مڑھی بہار، مفتی کلام الدین نعمانی مصباحی، بنوٹا، مہوتری کے علاوہ آپ کے ہزاروں تلامذہ ہند و نیپال کے بڑے بڑے اداروں میں پرنسپل ناظم و مہتمم اور بانی کے حیثیت سے پھیلے ہوئے ہیں۔ (ماخوذ از تذکرہ علمائے اہل سنت مہوتری، تصنیف مفتی زاہد رضا منظری)

شرف بیعت:

شہزادہ اعلیٰ حضرت سرکار مفتی اعظم ہند سے شرف بیعت حاصل ہے،

یہی وجہ کہ آپ نوری لکھتے ہیں اور نوری صاحب اور شیر بلیا سے ہی بلیا اور اس کے مضافات میں جانے اور پہچانے جاتے تھے۔

زیارت حرمین شریفین:

رواں سال ماہ رمضان المبارک 1445ھ مطابق 2024ء میں آپ علیہ الرحمہ زیارت حرمین شریفین سے مشرف بھی ہوئے۔

ایوارڈ:

اسی سال تیتیسواں عرس حضور حنیف ملت علیہ الرحمہ کے موقع پہ 17/شعبان المعظم 1445ھ مطابق 2024ء کو آپ کی دینی خدمات کو سراہتے ہوئے گلاب پور کے علمائے کرام نے حنیف ملت ایوارڈ سے نوازا۔

اوصاف:

آپ نہایت ہی ملنسار اور علماء نواز ہیں، آپ سنجیدہ مزاج باوقار قابل عالم دین اور بہترین مبلغ و مصلح قوم و ملت ہیں۔

آپ ایک ماہر مدرس کے ساتھ ساتھ ضلع بلیا کے ایک بہترین فصیح و بلیغ خطیب اہل سنت ہیں۔

وصال

آج مورخہ 15/جمادی الثانی 1446ھ مطابق 17/دسمبر 2024ء بروز منگل شب بدھ نو بجے ایڈین ٹائم کے مطابق لکھنؤ کے pgi ہاسپیٹل میں وقت علاج آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

طالب دعا

محمد کلام الدین نعمانی مصباحی امجدی

بنوٹا، مہوتری، نیپال

نائب ایڈیٹر نیپال اردو ٹائمز

ہوا جہان منور ہوئی فضا روشن
فلک پہ جب سے خدا نے دیا کیا روشن

ترا وجود ہے واجب تری بقا روشن
ہے جلوہ خلق میں تیرے وجود کا روشن

خدا نے نور سے اپنے کیا ہدایت کا
حرا کی گود سے مہتاب پر ضیا روشن

عدم کی گود میں پالا وجود کو جس نے
اسی نے بر سر گردوں کیا دیا روشن

دیار نیست کے ظلمت کدوں کے سینے پر
چراغ ہست کو پل بھر میں کردیا روشن

یہ معجزہ ہے رسول کریم کا بے شک
ستم گروں کے شکم سے ہوئی وفا روشن

خدا کی یاد سے آباد ہوگیا جب سے
دلوں میں آیا نظر بس دل فدا روشن

مفتی ذاکر حسین نوری مصباحی فناء القادری

حیدرآباد

اردو زبان ایک تعارف (یوم اردو)

احمد زبیر الاسرار روڑکی
متعلم شعبہ بحث و تحقیق دارالعلوم وقف دیوبند

اردو زبان، جو اپنی لطافت اور شیرینی کے لیے مشہور ہے، ایک ایسی زبان ہے جو دلوں کو چھو لیتی ہے اور خیالات کو خوبصورتی سے بیاں کرتی ہے۔ 9 نومبر کو اردو ڈے منایا جاتا ہے، تاکہ اس عظیم زبان کی اہمیت کو اجاگر کیا جاسکے اور اس کی ترقی وترویج کے لیے اقدامات کیے جاسکیں۔ اردو ایک ایسی زبان ہے جس نے صدیوں سے ادب، شعر وشاعری، اور ثقافت کی دنیا میں اپنی چھاپ چھوڑی ہے۔ اس کی تاریخ ہندوستان کے مختلف ثقافتی، لسانی، اور مذہبی پس منظر سے جڑی ہوئی ہے۔ اردو کا آغاز دراصل مغلیہ دور میں ہوا، جب فارسی، عربی، اور مقامی ہندوستانی زبانوں کا امتزاج ہوا۔ وقت کے ساتھ اردو نے اپنی خاص شناخت بنائی، اور اس میں نہ صرف شاعری بلکہ نثر اور ڈرامہ نویسی کی ایک مضبوط روایت بھی قائم ہوئی۔

اردو کی سب سے بڑی خوبی اس کی شاعری ہے۔ غالب، اقبال، میر زادبیر، حالی، اور فیض احمد فیض جیسے عظیم شعرا نے اردو شاعری کو عالمی سطح پر متعارف کرایا۔ ان کی شاعری میں ایک خاص قسم کی سادگی اور گہرائی ہوتی ہے جو ہر دل میں اثر چھوڑتی ہے۔ اردو شاعری میں محبت، انقلاب، سماجی مسائل اور انسانیت کی آواز بلند کی گئی ہے۔

غالب کی درد و غم کی شاعری ہو یا اقبال کی خوابوں اور جدوجہد کی باتیں، اردو کے ہر شاعر نے اپنی منفرد آواز سے دنیا کو متاثر کیا۔ اردو کی غزلیں، نظمیں اور قطعات دل کی گہرائیوں کو چھو جاتے ہیں اور انسان کے جذبات کو بآسانی لفظوں میں ڈھال دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اردو زبان کو "محبت کی زبان" بھی کہا جاتا ہے۔ اس دن کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ اردو صرف ایک زبان نہیں، بلکہ ایک ورثہ ہے جو ہماری ثقافت، تاریخ اور شناخت کا حصہ ہے۔ اردو کی ترویج کا مطلب ہے اپنے ادب، تاریخ، اور ثقافت کو زندہ رکھنا۔ ہم سب پر یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اردو زبان کو نہ صرف سیکھیں بلکہ اسے اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کریں تاکہ یہ زبان مزید فروغ پائے۔

اردو زبان کی خوشبو، اس کی موسیقیت، اس کی تحریر کی خوبصورتی، یہ سب ہمیں اپنے اجداد کی ثقافت اور ان کی عظمت کی یاد دلاتی ہیں۔ اردو کا ہر لفظ، ہر جملہ، ایک نیا جہان کھولتا ہے، جو انسان کو اس کی روحانی اور ذہنی گہرائیوں میں لے جاتا ہے۔

لہٰذا، یوم اردو ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ ہم اپنی زبان کو نہ صرف اپنی زندگی کا حصہ بنائیں بلکہ اس کی حفاظت اور ترویج کے لیے بھی کوشاں رہیں۔ کیونکہ اردو کی ہر گونج میں ہماری ثقافت کی آواز اور ہماری مشترکہ تاریخ کی عکاسی ہوتی ہے۔

مرید سرکار مفتی اعظم ہند، شاعر اول گلاپور حضرت مولانا محمد بدرالدین المعروف حضور بدر گلاپوری علیہ الرحمۃ کچھ یادیں کچھ باتیں

از قلم: محمد سمیع الدین برہان القادری گلاپوری

یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں جانے کے لئے مگر انہیں جانے والوں میں کچھ ہستیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جنکی ایک ایک ادا, انکی گفتار ورفتا انکی شان حیات کے کارنامے دل ودماغ پر برساہابرس تک چھائے ہوئے رہتے ہیں ویسے تو تمام علمائے اہلسنت ہمارے سر کے تاج ہیں مگر حضرت بدر گلاپوری علیہ الرحمۃ جنکو میں دل وجان سے چاہتا تھا اور انکی دست بوسی انکی بارگاہ میں حاضری انکی پر لطف وروح کو تڑپا دینے والی گفتگو سے اپنے آپ کو سرفراز کرتا تھا واقعی حضرت بدر گلاپوری:

گلاپور کے بدر تھے:

چمکتے ہوئے سراج تھے انکی میٹھی و بھینی بھینی آواز میں حمد ونعت ومناقب سماعت کرکے پوری مجلس سماں کا منظر پیش کرتا تھا۔

آپ کی پیدائش آج سے تقریبا 90 سال قبل سسواکٹیا گلاپور میں ہوئی

آپ کا اول مدرسہ آفتاب گلاپور حضرت تسلیم ملت علیہ الرحمۃ کی درسگاہ بنی بعدہ سرکار حنیف ملت علیہ الرحمۃ سے مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھکر اپنے زمانے کے منفرد المثال عالم دین ہوئے جن سے ایک زمانہ فیض وبرکات حاصل کرتا رہا, شاعری, اور درس وتدریس, تقریر کرنا اور حمد ونعت باآواز ترنم گنگنانا آپ کی حیات کا خاص مشغلہ تھا سچے عاشق رسول تھے اولیاء اللہ سے دل کی گہرائی سے محبت کرتے تھے بالخصوص سرکار غوث پاک کے توشیدائی تھے یاغوث اعظم المدداور امداد کن امداد کن ازبند غم آزاد کن یہ مذکورہ وظیفہ آپ کی غذا تھی ہر دردو غم اور خوشی میں غوث پاک غوث پاک کہا کرتے تھے

اللہ پاک نے چند بٹیاں اور ایک بیٹا جناب حافظ و قاری غلام جیلانی بھی عطا فرمایا تھا

آیئے حضرت بدر گلاپوری علیہ الرحمۃ کی چند صفات عالیہ پر گفتگو کرتے ہیں

(1).....گلاپور میں دو عرس ہوتے ہیں عرس حنیفی اور عرس تسلیمی۔۔۔۔اہل گلاپور کو یاد ہو گا کہ ان دونوں عرس کے آخری شاعر حضرت بدر گلاپوری ہوا کرتے تھے اور جب اپنی رس بھری مترنم آواز میں حمد ونعت کے کلمات سناتے تو سویا ہوا مجمع بیدار ہو جاتا تھا اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک حضرت کے جسم جاناں میں قوۃ نے ساتھ دیا پھر یہ رواں وصالح کار رفتہ رفتہ مدھم پڑ گیا۔۔۔اور عوام تو عوام خواص نے بھی بھلا دیا۔

(2) حضرت بدر گلاپوری علیہ الرحمۃ تقریبا 60 سے 70 سال سے بھی زیادہ عرصہ تک مختلف مدارس ومکاتب میں دینی, علمی, تدریسی خدمات انجام دیتے رہے جس کے ثمرات میں ہزاروں ہزار حضرات نے اپنی علمی تشنگی بجھائی۔

تلامذہ: آپ کے تلامذہ کی تعداد اور انکے اسماء کا درست تعین میرے پاس بھی نہیں ہے ہاں آپ کے اولین تلامذہ میں ہلکھوری شریف کے مشہور عالم اجل مرید مفتی اعظم ہند حضرت علامہ منیف القادری علیہ الرحمۃ سرفہرست ہیں

نیز۔۔آپکے تلامذہ میں نہ صرف علماو مفتیان عظام کی ایک زبردست تعداد ہے بلکہ پروفیسران, ڈاکٹران, انجینیرس وغیرہ کی بھی طویل فہرست ہے۔

(3)۔۔حضرت بدر گلاپوری علیہ الرحمۃ کی حق گوئی اور بے باکی اپنی مثال آپ تھی جو کچھ کہنا ہوتا سامنے بغیر کسی تکلف اور رورعایت کے کہدیتے تھے اسکے انجام کی پرواہ بالکل نہیں کرتے تھے جسکے نتیجے میں بہت سی جگہوں سے آپ کو استعفیٰ دینا پڑا۔ مجھے ابھی بھی وہ دورانیہ یاد ہے کہ ایک مرتبہ گلاپور کی جامع مسجد میں کٹیا ہی کے ایک عالم دین نے اصلاحی خطاب کیا جسمیں انہوں نے جھٹکے میں یہ بھی کہدیا کہ آپ حضرات جمعہ کا فرض پڑھکر بغیر سلام پڑھے ہی مسجد سے نکل جاتے ہیں اتفاق سے اس جمعہ میں حضرت بدر گلاپوری بھی تھے بعد جمعہ مسجد کے باہر آپ نے ان عالم دین کی جم کر خبر لی اور دوٹوک فرمایا کہ عوام کو سمجھانے سے پہلے آپ علماء کرام اپنی اصلاح کیئجے اپنی اصلاح تو کرتے نہیں ہیں اور عوام کو سمجھانے لگتے ہیں۔ کیا مجال تھی کہ انکی اس حق گوئی پر کسی کی بھی ایک آواز نکلے میں راقم الحروف خود بھی موجود تھا اب تو خال خال ہی ملتے ہیں حق کہنے والے اور حق کو قبول کرنے والے۔

(4)۔۔تازندگی آزمائش اور غربت جھیلتے رہے مگر اپنی زبان اور اپنا دست کسی بھی مہ وشا کے سامنے دراز نہ کیا

یہاں پر انکی زندگی کا ایک جز ربط کرتا ہوں جس سے انکی خودداری خوب روشن ہوتی ہے۔۔وہ بات یہ ہے کہ۔۔۔۔حضرت بدر گلاپوری کی ذاتی آمدنی کچھ بھی نہیں تھی

نیپال میں سرکار کی طرف سے ساٹھ سال سے زیادہ کی عمر والے بزرگ کو بوڑھا پینشن ملتا ہے جس سے بہ آسانی ضروریات زندگی پوری ہو جاتی ہے کم سے کم دواوغیرہ کی رقم تو مہیا ہو ہی جاتی ہے حضرت بدر گلاپوری یقینا اس پینشن کے حقدار تھے آپ کے احباب وانصار اصرار کرتے رہے کہ حضرت پینشن جاری کروالیجئے اس حقیر نے بھی کئی بار زور دیکر عرض کیا مگر اسکے باوجود حضرت اس چیز کے لئے راضی نہیں ہوئے اور سرکاری پینشن لینا گوارہ نہ کیا

(5)۔۔۔۔سسواکٹیا کے سب سے اول شاعر تھے جسکے سبب تقریبا پانچ سو سے بھی زیادہ کلام آپ کی نوک قلم سے ملفوظ ہوئے جسکا مجموعہ شائع ہونے سے قبل ہی قصبہ پر یہار کے کسی صاحب نے طباعت اور اخذ کے نام پر رکھ لیا مگر واپس نہ [illegible]

اگر دیکھنا ہو تو ادیب لبیب حضرت علامہ صفی اللہ قادری گلاپوری صاحب قبلہ کی مشہور کتاب اورنگ ولایت میں دیکھ سکتے ہیں جسکے چند اشعار یہ ہیں

دربار ولی بے شک کیا خوب ہے شاہانہ
لگتا ہے جہاں میلا عشاق کا روزانہ
ایران سے آئے ہیں تبلیغ یہاں کرنے
کیا دیں کی محبت ہے کیا شوق ہے مستانہ
پر کیف فضائیں ہیں موسم بھی سہانہ
اس عشق کی نگری کا ہر شخص ہے دیوانہ
ائے داتا گداپ یارے ائے آقا کرم والے
اس بدر پہ رکھ دیجئے دست کریمانہ

قارئین یہ تو ایک نمونہ ہے اس طرح بے شمار کلام تھے جو یا تو حضرت کی خاص ڈائری میں محفوظ ہونگے یا پھر ضائع ہو چکے ہیں

(6)۔۔اولیائے ثلثہ روضہ گڑھی کا جب سب سے اول عرس ہوا تھا اسمیں جہاں اپنے زمانہ کے مشاہیر مشائخ جیسے سرکار حنیف ملت حضرت زاہد ملت شہزادہ سرکار مجبیٰ حضور ولی الرحمٰن پوکھریوی علیہم الرضوان کی جلوہ گری تھی انہیں بزرگوں میں حضرت بدر گلاپوری علیہ الرحمۃ بھی تشریف فرما تھے اس حقیر راقم سے اس عرس اول کی بہار کا تذکرہ دل واکر کے کرتے تھے اور مست والست ہو جاتے تھے۔

(7)۔۔۔حضرت بدر گلاپوری سرکار مفتی اعظم ہند سے مرید تھے مرید ہونے کا مکمل واقعہ میری کتاب سوانح تسلیم ملت میں موجود ہے جسکو حضرت بدر گلاپوری علیہ الرحمۃ نے مجھ حقیر سے بیان کیا تھا جسے ہم نے بعینہ تحریر کرکے محفوظ کرلیا آپ کے ساتھ مرید ہونے والوں میں حضرت تسلیم ملت حضرت کلیم ملت مہدیا اور حضرت علامہ صفی اللہ قادری صاحب کے والد بزرگوار جناب دادا عین الحق صاحب مرحوم کی جماعت تھی۔

(8)۔۔حضرت بدر گلاپوری کو تعلیم وتعلم سے اتنا زیادہ شغف تھا کہ آپ کا زمانہ طالب علمی بھی عجیب گزرا ہے غربت وافلاس کی وجہ سے دن میں کام کرتے تھے اور رات میں سرکار حنیف ملت وتسلیم ملت سے پوری دل جمعی اور اخلاص کے ساتھ تعلیم قرآن وحدیث حاصل کرتے تھے رفتہ رفتہ آپ علم وعمل کے تاجدار بن گئے پھر ایک وقت ایسا آیا کہ آپ ہزاروں کے استاذ ومربی ہو گئے آپ کی صحبت میں مجلوس ہونے والا کبھی اوب محسوس نہیں کرتا تھا آپ کی زبان پر ہمیشہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا ذکر رہا کرتا تھا اپنے پاس بیٹھنے والوں کو ہمیشہ پند موعظت سے سرفراز کیا کرتے تھے۔

(9)۔۔۔نماز, روزہ اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں درودوسلام کے مکمل پابند تھے جب نماز کا وقت ہوتا سب کام کو چھوڑ کر پہلے نماز ادا کرتے تھے پھر کسی دوسرے کام میں مشغول ہوتے یا پھر خالی اوقات میں تسبیح وتہلیل اور درود خوانی میں مصروف ہو جاتے عمر کی آخری دور میں بھی چہرے کی نورانیت اسکا بین ثبوت تھا حددرجہ عاجزی اور انکساری سے رہا کرتے تھے آپ کے اندر جو بھی صفات تھیں بلاشبہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ خدائے پاک کے نیک وصالح بندے تھے اور بارگاہ خدا میں مقبول ومحبوب تھے میں یہ بھی صاف کردوں تو مبالغہ نہ ہو گا کہ اگر حضرت بدر گلاپوری مال ومنال کے مضبوط ہوتے اور آپ کے پیچھے فرمابردار اولاد ہوتی تو آپ کی ایک عظیم خانقاہ ہوتی اور آپ کا عرس بھی سجایا جاتا یقینا قبر میں حضرت بدر گلاپوری علیہ الرحمۃ کو خدا اور سول کی جانب سے شایان شان استقبال کیا گیا ہو گا۔

(10)۔۔حضرت بدر گلاپوری انتقال سے چند سال قبل اپنی عمر کے آخری ایام گلاپور ہی میں گزارے حضرت بدر گلاپوری صاحب قبلہ کٹیا کی جدید الٹ پلٹ والے حالات سے بہت نالاں وخفا رہا کرتے تھے اور نسل نو کی اصلاح کے لئے بہت فکرمند رہا کرتے تھے نیز آپ نے مستقبل کے کشاں دور سے مضمحل تھے جس حالات سے حضرت بدر گلاپوری فکرمند رہا کرتے تھے وہ دور کٹیا میں آچکا ہے اور ہر تسکین دل وآنکھیں ان موجودہ اتھل پتھل سے شرمندہ اور حواس باختہ ہیں ہمارے پرکھوں نے جو کٹیا کو گلاپور بنایا تھا اسے مسلنے کی بے جا کوشش کی جارہی ہے جو زمانہ فیوچر کے لئے بھیانک ثابت ہو گا۔ اللہ پاک خیر فرمائے

حضرت بدر گلاپوری سسواکٹیا کی سب سے معمر تھے آپ حضور مصلح ملت حضرت مفتی محمد مصلح الدین قادری صاحب قبلہ کے سب سے اول خلیفہ تھے آپ کو اس خلافت پر ناز وفخر تھا اور مکمل مطمئن رہا کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ آپ نے وصیت فرمادی تھی کہ میری نماز جنازہ حضرت مصلح ملت ہی پڑھائیں گے حضرت مصلح ملت کی غیر موجودگی میں مصلح ملت کے برادر صغیر الحاج حضرت مولانا نظام الدین قادری دامت ظلہ علینا نے پڑھایا

حضرت بدر گلاپوری کا وصال باکمال کٹیا گلاپور کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے اللہ عزوجل حضرت کی بال بال مغفرت فرمائے اور اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب کرے انکے صدقے میری بھی مغفرت کرے۔ آمین آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

ابر رحمت انکی تربت پر گہرباری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

محمد سمیع الدین برہان القادری گلاپور
استاذ شعبہ عالیہ درس نظامیہ جامعہ حبیبیہ اسلامیہ لعل گوپال گنج الہ آبادیوپی

ضلع مہوتری میں عبقری شخصیت کا انتقال

از قلم: محمد سمیع الدین برہان القادری گلاپوری
استاذ شعبہ عالیہ درس نظامیہ جامعہ حبیبیہ اسلامیہ لعل گوپال گنج الہ آبادیوپی

میں ابھی اپنے بچوں کو انوار شریعت پڑھارہا تھا کہ اچانک موبائل کی گھنٹی بجی نمبر دیکھ کر چونک گیا ریسیو کیا تو ادیب لبیب مؤرخ نیپال حضرت علامہ صفی اللہ صاحب قبلہ قادری گلاپوری نائب شیخ الحدیث مدرسہ حبیبیہ اسلامیہ لعل گوپال گنج الہ آباد اور انکے بعد ترنت فاضل گرامی خلیفہ حضور اشرف العلما نینہی نیپال حضرت علامہ علی رضا مصباحی صاحب قبلہ اکڈارانے یہ دکھ بھری خبر سنایا کہ استاذ العلماء, والحفاظ, فخر القراء حضرت حافظ وقاری ادریس صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ ساکن اکڈارا جلیشور ضلع مہوتری نیپال طویل علالت کے بعد اپنے گھر پر 95 سال کی عمر میں بتاریخ 10 دسمبر 2024 شب بدھ ابھی رات کے دس بجے انتقال فرماگئے انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت حافظ صاحب قبلہ اپنے زمانے کے شاندار مدرس باوقار قاری اور بے شمار علماء وحفاظ کے استاذ تھے

آپ کے تلامذہ میں یہ اسماء قابل ذکر ہیں

جان خانقاہ روح درسگاہ تاج الخطبا مصلح ملت حضرت مفتی محمد مصلح الدین قادری گلاپوری شیخ الحدیث مدرسہ حبیبیہ اسلامیہ لعل گوپال گنج

عزۃ الاسلام شارح بیضاوی شریف حضرت علامہ مفتی اشرف القادری علیہ الرحمۃ نینہی شریف نیپال فخر العلما حضرت علامہ مفتی عثمان رضوی بیلاوی علیہ الرحمۃ

حضرت علامہ مفتی عبد الحفیظ علیہ الرحمۃ جئے نگر

حضرت مفتی حبیب اللہ صاحب قبلہ لادوبیلا

حضرت علامہ مولانا منیف القادری علیہ الرحمہ ہلکھوری

حضرت علامہ مفتی عبد العزیز صاحب قبلہ لادوبیلا

حضرت علامہ مفتی حسن رضا صاحب قبلہ ادارہ شرعیہ پٹنہ۔

حضرت حافظ ادریس صاحب قبلہ کے تلامذہ کے یہ وہ نام ہیں جنکی دینی علمی ملی تدریسی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔

حضرت حافظ صاحب قبلہ کی ابتدائی تعلیم ملک نیپال کے مسلم الثبوت عالم ربانی خلیفہ اول تاج الشریعہ سرکار حنیف ملت علیہ الرحمۃ کی آغوش تربیت میں مدرسہ مظہر العلوم کی علمی چھاؤں میں رہکر ہوئی۔

حضرت حافظ صاحب قبلہ کی ابتدائی تعلیم ملک نیپال کے مسلم الثبوت عالم ربانی خلیفہ اول تاج الشریعہ سرکار حنیف ملت علیہ الرحمۃ کی آغوش تربیت میں مدرسہ مظہر العلوم کی علمی چھاؤں میں رہکر ہوئی حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمۃ سرکار شمس الاولیاء علیہ الرحمۃ باڑاوی کے قائم کردہ ادارہ جامعہ شمس العلوم میں 45 سال تک سرکاری ملازمت کے عہدہ پر رہکر تشنگان علوم کو سیراب کرتے رہے چونکہ حضرت کی شان حیات کے بارے میں اس ہیچمداں کو خاطر خواہ معلومات نہیں ہے جو کچھ علم تھا اسے آپ قارئین کی بارگاہ میں پیش کردیا ہوں اللہ عزوجل حضرت کی دینی علمی تدریسی خدمات کے صدقے بے حساب مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے لواحقین پس ماندگان کو صبر جمیل اور اسپر اجر جزیل سے نوازے

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

--------------نوٹ--------------

مرید حضور مفتی اعظم ہند خلیفہ حضور قاضی شہر بنارس استاد القرا والحفاظ حضرت حافظ وقاری محمد ادریس رضا نوری علیہ الرحمہ کا جنازہ 12 دسمبر بروز جمعرات 10 بج کر 50 منٹ پر ادا کی گئی حضرت کے جنازہ میں ہزاروں کی تعداد جس میں کچھ دیر نعت پڑھنے والے حضرت رونق نیپالی تقریر کرنے والے حضرت علامہ مولانا محمد فاروق احمد مصباحی رضوی بیرگیا نیپال نماز جنازہ پڑھانے والے حضرت مولانا مفتی محمد علی رضا مصباحی اکڈارانے پڑھائی حضرت کے دو صاحبزادے ہیں بڑے لڑکے کا نام غلام غوث ہے دوسرے لڑکے کا نام غلام خواجہ ہے حضرت کو انکے آبائی قبرستان گونرپورہ ٹولہ (نورپور) میں سپرد خاک گیا۔

10 دسمبر 2024 شب بدھ بوقت شب کے دس بجکر 44 منٹ

اردو ادب

جشن بہار کا

ہر دل میں ہے مقام بہت شاندار کا
روشن ہوا ہے نام جہاں میں دیار کا

خوشبو آرہی ہے عقیدت کی چار سو
میلہ لگا ہے دیکھو جشن بہار کا

ہم کو بھی دیجئے کبھی دیدار ایک بار
اب وقت ختم ہوگیا ہے انتظار کا

دیتا ہے جو بھی حاضری ہوتا ہے مالامال
انعام لوگ لیتے ہیں لاکھوں ہزار کا

دل کو ملے قرار میں حاضر رہوں یہاں
ارمان بس یہی ہے دل بے قرار کا

خدمت کروں میں آٹھوں پہر آپ کی یہاں
شکوہ گلہ یہی ہے میرا بار بار کا

تحسین پر بھی کرنا پڑیگا کرم حضور
جھگڑا کروں گا آپ سے آر پار کا

محمد تحسین رضا قادری رفاعی
(خلیفۂ حضور شیخ الاسلام علامہ سیّد محمد مدنی میاں قبلہ)
مدرس دارالعلوم ضیائے مصطفیٰ فہیم آباد کالونی کانپور

جب زندگی ہے قافیہ تقدیر کی ردیف
پھر تو غزل کو چاہئے تدبیر کی ردیف
حیرت ہے کہ خدائے سخن میر بھی ہوئے
لیکن نہ ان سے نکلی یہ شمشیر کی ردیف
جس سمت بھی ن ظرکریں پر کیف ہے فضا
جنت نشاں ہے وادئی کشمیر کی ردیف
خون جگر غزل کو پلاتا ہوں صبح و شام
تب کچھ لگان دیتی ہے جاگیر کی ردیف
حسن معانی ،طرز سخن، صوت لفظ کو
نوک قلم سے باندھی ہے زنجیر کی ردیف
مصرع بھی ایسا مصرع کہ ہے طاق طاق نور
شعروں میں چھن کے آگئی تنویر کی ردیف
کالی ہے روشنائی مگر ہر نگاہ میں
موتی سی جھلملاتی ہے تحریر کی ردیف
ہر آدمی ہے اندنوں حالات کا شکار
باندھے گا کون ایسے میں تسطیر کی ردیف
پتوں کی طرح اڑکے وہ آئیں گے تیرے پاس
قابو میں تیرے جب ہے یہ تسخیر کی ردیف
ایسی دوا پلائی ہے مجھکو طبیب نے
خانہ بدوش درد ہے اکسیر کی ردیف
جبکہ ہے کوچہ کوچہ مری ذات کا گواہ
پھر بھی عدو کو چاہئے تفسیر کی ردیف
راقم کوکیا پتا ہے کہ ہے کون سی گھڑی
ہے خواب خواب ذہن میں تعبیر کی ردیف

عمران راقم

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

خلیل فیضانی
استاذ: دار العلوم فیضان اشرف باسنی

کیا سُناتا ہے مجھے تُرک و عرب کی داستاں
مجھ سے کچھ پنہاں نہیں اسلامیوں کا سوز و ساز
لے گئے تثلیث کے فرزند میراثِ خلیل
خشتِ بنیادِ کلیسا بن گئی خاکِ حجاز
(خضرراہ) یہ

شرعی ،سیاسی،اورآفاقی فہم رکھنے والے بزرگان دین ہمارے قائد ہیں، عملی طور پر بھی اور نظریاتی وفکری طور پر بھی۔
اقوام عالم کا یہ وطیرہ رہاہے کہ وہ اپنے قائد کے افکار و نظریات کو" طوعاو کرھا" تسلیم کرتی ہیں
صرف تسلیم ہی نہیں کرتیں بلکہ عملاً انہیں حرز جاں بھی بناتی ہیں؛
مگر ہماری خانہ جنگی اور نااتفاقی دیکھیے کہ ہم ابھی تک ہمارے قائد کی تعیین میں بھی ناکام رہے ہیں۔
قدیم اسلاف کے فالورز-followers- ہونے کے ناطے ان کی فکر کو جس طرح پرموٹ-promote- کرنا چاہیے تھا عملاً شاید ہم اس میں ناکام رہے ہیں یا عمداہم نے اغماض برتا ہے۔
اس زمینی حقیقت سے اعراض نہیں کیا جاسکتا ہے.. اور جو قومیں زوال پذیر ہوجاتی ہیں یاروبہ زوال ہوتی ہیں... ان کی اساسی پروبلم-problem- یہی ہوتی ہے کہ وہ حقائق سے تغافل برتنے لگتی ہیں اور فکر فرداسے غافل ہوکرپست حوصلگی کی شکار بن جاتی ہیں۔
اسلاف عظام کے پاکیزہ اورآفاقی افکار کو عالمی برادری تک ہم کیوں نہیں پہنچاپائے ؟
اس کے پیچھے کس طرح کی وجوہات کارفرما ہوسکتی ہیں؟
ماضی قریب کی عبقری شخصیت
اعلی حضرت علیہ الرحمہ ہی کو لے لیجیے!ان کا اکیڈمک-academic- کام برصغیر کے مسلمان بالخصوص اور عالم اسلام کے مسلمان بالعموم بھلانے کی جسارت نہیں کرسکتے مگر حالت یہ ہے کہ اردو کے مکتبات ہوں یا عربی بک اسٹالز-Book stall-، گراونڈ ریلٹی-Ground reality- کو ملاحظہ کیا جائے تو وہاں آپ کو سرسید، عبد الکلام آزاد، شبلی نعمانی، اور البانی فکر کے حامل مصنفین کی کتابیں تو بسہولت دست یاب ہوجائیں گی مگر اعلی حضرت کی کتابوں کی دید کے لیے آپ کی نگاہیں ترس جائیں گی۔
اردوادب کے ایوان میں آج ہیرووہ لوگ بنے ہوئے ہیں جو خیر سے انگلی کٹواکر شہداکی صف میں داخل ہوگئے؛
جبکہ ہمارے امام کی ادبی خدمات آفاق کو چھورہی ہیں اس کے باوجود معاملہ برعکس دیکھتے ہیں۔
ان کے نام سے معنون یونیورسٹیز-universiti- بھی ہیں، مگر آپ کے نام سے ابھی کسی یونیورسٹی کا کوئی زمینی وجود نہیں ہے۔
ہم نے امام کو صرف اور صرف جذباتی عقیدت کے عینک سے دیکھا اور پرکھااس سے زیادہ کچھ خاص ہم نہ کرسکے۔
ان کے عرس کی تقریبات کو دھوم دھام سے مناکر شاید ہم اس خبط اور زعم کے شکار ہوجاتے ہیں کہ فرض کفایہ اداہوگیا...اس کے بعد گوشۂ گمنامی کے ایسے مکیں بنتے ہیں کہ دور دور تک کہیں نظر نہیں آتے۔
شاید ہم نے اتنے بڑے رہنما کو عرس و تقریبات کی چند روایتی رسموں کے حصار میں محصور کردیاہے۔
ٹھیک یہی رویہ ہمارا ہر اس بھلے انسان کے بارے میں رہاہے جو ہمارے بھلے کی بات کرتاہے۔
نتیجتاً پچھلے کچھ عرصے سے جتنی مار ہم کھارہے ہیں اور جس قدر پسپائی ،انحطاط عمل ، فکری پستی اور مادی طاقتوں کے ٹارگیٹ -target- ہم بنتے جارہے ہیں اتنی شاید ہی کوئی دوسری اقلیت ان سب چیزوں کی شکار ہو۔
ہماری سطحی جذباتیت، فکر کے کچے پن ،اور غیر ضروری ابال نے ہمیں زمانے کی دھار سے کاٹ کر شاید کہیں دور پھینک دیاہے کہ جہاں سے بے ہنگم شور اور بغیر آہنگ کے جوش کے سواکچھ سنائی نہیں دے رہاہے۔
نہ کوئی سوزیاں سے ماورا قیادت ہمیں نظر آتی ہے نہ ہی ایک نقطۂ نظر پر جمع کرنے والی فکر ہمارے کسی بڑے قائد کے پاس ہے۔
بلندی نگاہ، سخن دل نواز اور سوز وگداز سے متصف قائدین وعمائدین اس قوم کو کیوں نصیب نہیں ہورہے ہیں؟
قیادت کا انحطاط ہے یا پھر مسلم قوم اپنا قائد ڈھونڈنے یا پھر تسلیم کرنے میں یکسر ناکام ہوچکی ہے؟
بناگائیڈنس کے انفرادی سطح کی مساعی بارآور نہیں ہوسکتیں
بارآور ہونا تو دور بسااوقات سیاسی بازیگروں کی دیرینہ آرزوؤں کی تکمیل کا سبب بھی بن جاتی ہیں
اور وہ اس کو نیاموڑ، نئی لے اور باغیانہ مساعی ڈکلیئرڈ -declared- کرکے اپنی قوم کے ہیرو بنتے نظر آتے ہیں۔
یہ ساراکھیل پچھلے عرصے سے تسلسل کے ساتھ ہمارے ساتھ بڑے ہی شاطرانہ اسلوب میں کھیلا جارہاہے جسے ہم بڑے قریب سے دیکھتے اور برداشت کرتے آرہے ہیں
اور شاید مستقبل بعید میں بھی کرنا پڑے۔
یہی کوششیں اور کاوشیں اگر کسی سنجیدہ ،علمی اور زمینی قیادت کے سائبان تلے ہوتیں توان کارنگ اور اثرہی کچھ اور ہوتا۔
ملک عزیز کی غیر مسلم اقوام جسے تسلیم کرنا چاہیے تھا انہیں وہ عملی طور پر اپنا رہنما اور قائد تسلیم کرچکی ہیں۔
مگر ہمارے ہاں حالت یہ ہے کہ سردمہری ، غیر سنجیدگی اور ایک دوسرے پر لایعنی تبصرے کرنا ہماری قوم کے پنچ پٹیلوں اور جذباتیت سے لدے نوجوانوں کا محبوب مشغلہ بن چکاہے۔
سیاسی انتخابی مہم کا طبل جب بجتاہے تو آوے کا آوا اس میں کود پڑتا ہے کیا جوان، کیا نوجوان، کیا ادھیڑ عمر کیا عمر دراز بزرگ حضرات ،اوپر سے نیچے تک سارے ہی اپنے سیاسی ذوق کی تسکین کے سامان فراہم بڑی وفاداری کے ساتھ پورا کررہے ہوتے ہیں
اس مہم میں ان کے دوش بدوش چلنا کم سے کم میرے جیسے شریف آدمیوں کے تو بس کی بات ہی نہیں ہے ۔چوک چوراہوں ،کیفوں،چائے خانوں، اور ہوٹلوں میں جو گل غپاڑہ ، شور شرابا اور ہنگامہ خیز کھنچا تان چل رہی ہوتی ہے وہ دیکھتے اور سنتے ہی بنتی ہے ۔مولا کریم ہمیں باتوفیق اور عالی ہمت بنائے۔
اپنوں پر اعتبار کرنے اور حتی الوسع ان کے مشن سے عملی ارتباط کی توفیق سعید بخشے۔
ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی سب سے مضبوط و مستحکم صورت یہ ہوسکتی ہے کہ مسلم قائدین و مسلم عوام اپنا" ذہنی گیپ" دور کریں ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں،
اپنے اپنے انداز فکر اور طرز عمل اور اپنی سیاسی اور عملی روش پر سنجیدگی اور تحمل کے ساتھ نظر ثانی کریں۔ذہنی انتشار، بات بات پر بپھر جانے، ٹال مٹول کی بجائے اپنی صفوں میں ممکن حد تک یگانگت و اتحاد پیدا کریں۔ بدگمانی اور غیر ضروری تنقید و تبصرہ سے پرہیز کریں۔
ملی مفاد کو مقدم رکھتے ہوئے اس ہر حال میں ترجیح دیں۔ کیوں کہ اس کے اندر طاقت بھی ہے۔وزن بھی ہے۔اجتماعیت بھی ہے،اور حقیقت بھی یہی ہے۔

ارتداد کے اسباب اور سدباب

موجودہ دور میں امت مسلمہ کی بیٹیاں ارتداد کا شکار ہیں غیروں نے طرح طرح کے حربے اور جال بچھا کر اسے اپنی گرفت میں بلکہ ایک شکنجے میں جکڑ لیا ہے اور اس پر اسکی عصمت وعفت پر اسکی بلندی ورفعت پر اسکی شان وشوکت اسکی عظمت پر اس طرح حملہ آور ہوئے کہ امت مسلمہ چیخ کر رہ گئی ان کے غیر منصوبانہ پلاننگ کامیابی کے روپ میں ظاہر ہورہی ہیں لیکن یہ کامیابی فقط ایک مکڑی کا حالا ہے ان کو معلوم نہیں ایمان کی بشاشت جب دل میں رچ بس جائے تو دل کو سینے سے الگ کیا جاسکتا ہے لیکن ایمان کی جڑ کو اکھاڑا نہیں جاسکتا، تاریخ گواہ ہیکہ آگ کے انگاروں پر پشت کے بل لٹا دیا گیا، پتھروں پر گھسیٹا گیا، جسم کے دو ٹکڑے کردئے گئے لیکن توحید کے متوالے ٹس سے مس نہ ہوئے، ارتداد کی سازش کبھی امت میں کامیاب نہیں ہوئی، مگر موجودہ دور میں ارتداد کی کھیتی لہلہارہی ہے، آخر یہ کیسے ممکن ہوا کہ تلوار کی دھار پر رقص کرنے والا ایمان حرص وطمع کے بھینٹ چڑھ گیا؟ جبر وتشدد کی بھٹیوں میں راکھ ہوجانے والا لہو اس حادثہ فاجعہ پر کیوں سرد پڑ گیا؟ ایک موبائل پر توحید نیلام ہوجاتی ہے؟ ایک دس ہزار کی جاب ضمیر کی قیمت بن جاتی ہے، یہ کیسے ممکن ہوا کہ مسلم ماؤں کی کوکھ سے جنم لینے والی بچیوں کی کوکھ سے مشرکوں کی نسل جنم لے رہی ہے؟ پھر یہی بچیاں جھوٹے عاشقوں سے لٹنے کے بعد جب جنس بازار بنادی جاتی ہیں اور وہ ویڈیوز میں رورو کر اپنی قوم سے گہار لگاتی ہیں تو ہماری رہی سہی غیرت کا آئینہ بھی چکنا چور ہوجاتا ہے، جانتے ہیں ایسا کیوں ہوا ہے؟ کیونکہ ان بچیوں کی دنیاوی تعلیم کیلئے ماں باپ نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی لیکن انھیں دینی تعلیم سے دور رکھا، ارتداد کے اس المیے کے پیچھے سبب یہ بھی ہیں کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مخلوط تعلیم حاصل کرنے کے دوران یا فون اور انٹرنیٹ کے آزادانہ استعمال کے دوران غیر مسلم لڑکوں سے عشق و محبت کے کھیل کھیلتے ہوئے جوانی کی اندھی شیطانی محبت میں گرفتار ہو کر والدین، خاندان اور سماج سے بغاوت کرکے ان غیر مسلم لڑکوں سے شادی کے لئے مرتد ہو جاتی ہیں، ارتداد کے اس المیے کے پیچھے ٹیکنالوجی کے پیدا کردہ حالات بھی ہیں،، سیریل اور ڈراموں کی تخریب کاری ہے، فلموں کی تبہ کاری ہے، میگزین واخبارات ہیں، موبائل کی راہ سے آنے والا شور و شر ہے، میڈیا کی بے راہ روی ہے، مادہ پرستانہ ماحول اور عشق و محبت کے چونچلے ہیں، شادی بیاہ کے رسم ورواج اور مشکلات ہیں-

لہذا ایسے پرفتن دور میں علماء ، ائمہ ، قائدین اور باشعور حضرات کی ذمہ داری ہے کہ سامعین کی فکری و عملی و اعتقادی اصلاح کی غرص سے تقریریں کی جائیں- اپنے بھائیوں کے دین وایمان کو بچانے کی فکر کریں، جمعہ کے بیانات میں کھل کر توحید کی اہمیت اور کفر کی شناعت پر گفتگو کی جائے، اس سلسلہ میں کسی مداہنت کی ضرورت نہیں ہے، وقت کے بوجہل اور بولہب کے سامنے بیباک انداز میں بغیر کسی لاگ لپیٹ کے حق کا اعلان کیا جائے، یہی وقت کا تقاضہ اور ایمان کا مطالبہ ہے، اللہ رب العزت ہمیں توفیق دے آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

از محمد داؤد رضا مصباحی

"بزمِ ایوانِ غزل" کی عظیم الشان طرحی نشست

یاد آتے نہیں اندازِ ستم اب ان کے
" دل کے زخموں کو چلو پھر سے ہرا کرتے ہیں"

بارہ بنکی (ابوشحمہ انصاری) سعادت گنج کی سرگرم وفعال ادبی تنظیم "بزمِ ایوانِ غزل" کے زیرِ اہتمام ایک عظیم الشان طرحی نشست اثر سیدنپوری کی صدارت میں آئیڈیل انٹر کالج محمد پور باہوں کے وسیع ہال میں منعقد ہوئی جس میں بطور مہمانِ خصوصی دانش رامپوری نے شرکت کی، نشست کی نظامت کے فرائض عاصم اقدس رامپوری نے اپنے مختلف انداز میں بحسن وخوبی انجام فرمائے نشست کا آغاز مشتاق بزمی کی نعت پاک سے ہوا اس کے بعد دئے گئے مصرع طرح

" دل کے زخموں کو چلو پھر سے ہرا کرتے ہیں "

پر باقاعدہ طور پر طرحی نشست کا آغاز ہوا، پروگرام بہت ہی زیادہ کامیاب رہا، پسندیدہ اشعار کا انتخاب نذرِ قارئین ہے ملاحظہ فرمائیں،

میں نے سیکھا ہے سبب اس سے حیاداری کا
جس سے خود رب کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں

اثر سیدنپوری

اس سے کہدو مجھے ہلکے میں کبھی مت تولے
بن کے ہم بھی کبھی طوفان اٹھا کرتے ہیں

عاصی چوکھنڈوی

یاد آتے نہیں اندازِ ستم اب ان کے
" دل کے زخموں کو چلو پھر سے ہرا کرتے ہیں"

ذکی طارق بارہ بنکوی

ان کا کیا ہوگا خدا جانے بروزِ محشر
خونِ ناحق سے جو رنگین قبا کرتے ہیں

دانش رامپوری

کچھ حریف ایسے قبیلے میں ہیں راشر میرے
اپنی ہی قوم کو پامال کیا کرتے ہیں

راشد ظہور سیدنپوری

سب ہیں اپنے ہی مگر وقت ضرورت قیوم
دل کے دروازے بہت کم ہی کھلا کرتے ہیں

قیوم بہٹوی

لوگ میخانوں میں جاکر کے ہیں پیتے چھاگل
اور ہم یار کی آنکھوں سے پیا کرتے ہیں

اسلم سیدنپوری

غیر تو غیر ہیں سازش وہ کریں گے لیکن
ہم کہ اپنوں سے پریشان رہا کرتے ہیں

مشتاق بزمی

اے خدا مسجدِ اقصی کو بچا لے اب تو
ہم ترے گھر کے لئے تجھ سے دعا کرتے ہیں

مصباح رحمانی

خونِ دل خونِ جگر خونِ وفا کرتے ہیں
تجھ سے ہم ترکِ تعلق کی دعا کرتے ہیں

شفیق رامپوری

اس کا مطلب کہ انھیں پیار بہت ہے مجھ سے
اس لئے مجھ پہ وہ شک اتنا کیا کرتے ہیں

نازش بارہ بنکوی

کر کے فاقہ تو نہیں آج ہے سویا کوئی
ہر پڑوسی کا چلو حال پتہ کرتے ہیں

سحر ایوبی

ہم تو بچپن سے یہی بات سنا کرتے ہیں
ساتھ اپنوں کے ہی اپنے ہی دغا کرتے ہیں

عاصم اقدس رامپوری

کیوں نہ اخلاقِ نبی کے ہوں جہاں میں چرچے
دشمنوں سے بھی وہ شفقت سے ملا کرتے ہیں

تسلیم رضا ماہر

ظلم سہتے ہوئے بھی صبر کیا کرتے ہیں
ایسے افراد بہت کم ہی ملا کرتے ہیں

السعود رامپوری

وقت آنے پہ وہی ہٹتے ہیں پیچھے اکثر
جاں سے بڑھ کر جنھیں ہم پیار کیا کرتے ہیں

ابوذر انصاری

ان شعراء کے علاوہ علی بارہ بنکوی، راشد رفیق، طالب نور، ارشد عمیر، اور ڈی ایس ڈائنا مائٹ نے بھی اپنا اپنا طرحی کلام پیش کیا اور خوب داد و تحسین حاصل کی نیز بطور سامعین ماسٹر محمد وسیم، ماسٹر محمد قسیم، ماسٹر محمد حلیم، ماسٹر محمد راشد صاحبان کے نام بھی قابلِ ذکر ہیں۔ "بزمِ ایوان غزل" کی آئندہ ماہانہ طرحی نشست مندرجہ ذیل مصرع طرح

" تم بھی اپنے قدم بڑھاؤ کبھی" قافیہ:- بڑھاؤ :ردیف:- کبھی: پر ہوگی۔

سال نامہ: فتاوی مرکز تربیت افتا) ۲۹

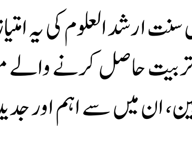

صفحات: ۲۲۴.
تعداد مسائل: ۱۰۱.
قیمت: ۸۰ روپیے مع ڈاک خرچ۔

مرکز تربیت افتا دار العلوم امجدیہ اہل سنت ارشد العلوم کی یہ امتیازی شان رہی ہے کہ اس کے روزے قیام سے لیکر آج تک ہر سال مرکز میں تربیت حاصل کرنے والے مفتیان کرام ملک و بیرون ملک سے آئے ہوئے سوالات کے جو جوابات لکھتے ہین، ان میں سے اہم اور جدید مسائل کو فقہی سالنامہ کی شکل میں منظر عام پر لایا جاتا ہے۔

الحمدللہ اس سال کا 29 واں فقہی سالنامہ طبع ہو کر منظر عام پر آچکا ہے اور عرس فقیہ ملت کے موقع پر اس کا رسم اجرا بھی ہوچکا ہے۔ یہ سالنامہ 224 صفحات اور 101 اہم، جدید اور تحقیقی مسائل پر مشتمل ہے۔ جس کے کچھ مندرجات یہ ہیں: ۱ : اللہ عزوجل کی جانب کھیل کی نسبت کرنا کیسا ہے؟ ۲ : یہ کہنا کہ "سوچتا ہو گا" کیسا ہے؟ ۳: غریب کے اکاؤنٹ میں رقم بھیجنے سے زکاۃ ادا ہو جائے گی؟ ۴ : فلموں ڈراموں میں ہونے والے نکاح کا کیا حکم ہے؟؟ ۵ : فی کلو گوشت کے اعتبار سے جانور خریدنا کیسا؟

یہ تو مشتے از خروارے کے طور پر چند مسائل کا عنوان بطور نمونہ ہے ورنہ پورا سالنامہ اسی طرح کے اہم اور جدید مسائل پر مشتمل ہے۔ ساتھ ہی ایک گراں قدر مقدمہ بعنوان "کیا مفتی کے لیے تدریب ضروری نہیں" بھی شامل ہے۔ اگر آپ اس سالنامہ کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو صرف 80 روپیہ ڈاک وغیرہ کے خرچ پر گھر بیٹھے منگوا سکتے ہیں۔ خواہش مند حضرات اپنا پورا ایڈریس پن کوڈ اور موبائل نمبر کے ساتھ مندرجہ ذیل نمبر پر بھیج دیں، نیز پیسے بھیجنے کے بعد اس کی سلپ بھی مندرجہ ذیل نمبر پر ضرور بھیج دیں۔

بحکم استاذی الکریم مفتی محمد ابرار احمد امجدی برکاتی
مہتمم مرکز تربیت افتا اوجھاگنج ضلع بستی، وبانی جامعہ اہل سنت برکات امجدی بستی۔
المعلن: محمد ذیشان مصباحی امجدی
موبائل نمبر: 9720330705
Phone & Googal pay no. : 9720330705 طالب دعا: ابن فقیہ ملت۔
۱۷/ جمادی الآخرۃ ۴۶ھ

اسلام اور ایمان کیا ہے؟

از قلم: پرویز مشرف علیمی
علما کونسل روپندیہی نیپال

رب ذوالجلال نے دنیا میں بہت سی مخلوق کی تخلیق فرمائی ہے ان تمام مخلوق کی تخلیق میں سب سے افضل اور سب سے اشرف تخلیق اللہ رب العزت نے انسانوں کی کی ہے جیسا کہ قادر مطلق کا فرمان ہے (ولقد کرمنا بنی ادم) اور اللہ رب قدیر نے بنی ادم کو اپنا خلیفہ بھی مقرر کیا ہے اور خلیفہ کا جو عہدہ ہوتا ہے وہ بہت بڑا ہوتا ہے مثال کے طور پر بادشاہ کے تمام قوم والوں میں سب سے سب سے بڑا اور سب سے افضل جو ہوتا ہے وہ بادشاہ کا خلیفہ ہوتا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے بعد اللہ کے تمام مخلوقات میں سب سے افضل اور سب سے بڑا کوئی ہے تو انسان ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے (واذ قال ربک للملٰئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ) اور پھر انسانوں میں ایک دوسرے پر ایک دوسرے کو افضلیت حاصل ہے جیسا کہ تمام انسانوں میں سب سے افضل انبیاء کرام بعدہ صحابہ کرام اور ان کے بعد ہر کسی کا ایک دوسرے پر مرتبہ بلند وبالا ہے اور اللہ تعالی نے بنی ادم کو جو سب سے عمدہ تحفے سے نوازا ہے وہ مذہب اسلام ہے اور یہ وہ دولت ہے کہ ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتی ہے جس کو چاہتا ہے اللہ اس کو نوازتا ہے اور جس کو نہیں چاہتا اس کو اس سے محروم رکھتا ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے (من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلاھادی لہ) اور جس بندے کو اللہ اپنے دین سے نوازتا ہے وہ مذہب اسلام میں داخل ہوجاتا ہے اور اسلام میں داخل ہونے کے بعد بندے کے اوپر سب سے پہلے پانچ چیزیں فرض ہوتی ہیں اول کلمہ شہادت دوم نماز سوم رمضان کا روزہ چہار زکوۃ پنجم حج کرنا حسب استطاعت جیسا کہ اسلام کے تعلق سے ایک حدیث شریف میں ایا ہے کہ صحابہ کرام حضور سیدنا سرکار مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں تشریف فرما تھے اتنے میں ایک سفید لباس پہنے ایک شخص نمودار ہوا حضور کے پاس ایا اور اپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا اور عرض کیا یارسول اللہ اسلام کیا ہے اپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دوسرا نماز پڑھنا تیسرا رمضان کے مہینے میں روزہ رکھنا چوتھا زکوۃ ادا کرنا پانچواں حج کرنا حسب استطاعت اور پھر اپ نے ایک اور عریضہ پیش کیا اپ نے کہا ایمان کیا ہے اپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو ایک جاننا اور اس کے فرشتوں پر ایمان لانا اور اس کے انبیاء پر ایمان لانا اور اس کے کتابوں پر ایمان لانا اور قیامت کے دن پر ایمان لانا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا اور اللہ کی بنائی ہوئی تمام چیزوں کو ماننا یہ سب ایمان ہے اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اسلام اور ایمان یہ دونوں الگ الگ درجے ہے اگر کوئی بندہ اسلام میں داخل ہوتا ہے مگر اللہ کے احکامات پر ایمان نہیں لاتا تو وہ شخص کافر ہے اور اگر کوئی شخص اللہ کے احکامات پر ایمان لاتا ہے مگر اسلام قبول نہیں کرتا تو شخص بھی کافر ہے اس سے معلوم ہوا کہ مومن ہونے کے لیے اسلام اور ایمان دونوں ضروری ہے
واللہ اعلم بالصواب